﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 17 | جمعۃ المبارک یکم/اکتوبر 2010ء | شمارہ 40
21/شوال 1431 ہجری قمری ❁ یکم/اخاء 1389 ہجری شمسی

جسے خدا کے رسول نے پھینک دیا مَیں اسے ہرگز نہیں اٹھاؤں گا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا تم آگ کے انگارے کیوں ہاتھ میں پہنے پھرتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے تو کسی شخص نے اس سے کہا کہ انگوٹھی اٹھا لو اور کسی اور مَصرف میں لے آؤ۔ اس نے جواب دیا خدا کی قسم! جسے خدا کے رسول نے پھینک دیا ہو مَیں اسے ہرگز نہیں اٹھاؤں گا۔

(صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم خاتم الذہب۔ حدیث نمبر 3897)

مذاہب کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی کوئی نبی اس دنیا میں آیا تو انہیں اور ان کے ماننے والوں کو ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا گیا لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق وہ ہمیشہ کامیاب وکامران ہوئے اور ان کے مخالفوں کو ناکامی ونامرادی کا منہ دیکھنا پڑا۔

جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو خلیفۂ وقت کے اشارہ پر اٹھنا اور بیٹھنا جانتی ہے۔ اطاعت خلافت کے پاکیزہ نمونوں کا تذکرہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ہر پہلو میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمایاں طور پر چھلکتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے بنی نوع پر احسانات کا تذکرہ۔

’’احمدیت عافیت کا حصار، عالمگیر آفات کے حوالہ سے‘‘، ’’خلافت میں اطاعت کے نمونے‘‘، ’’حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسولؐ‘ اور’’ آنحضرت ﷺ کے بنی نوع پر احسانات‘‘ کے عنوانات پر علماء سلسلہ کی پُرمغز تقاریر۔

18ویں عالمی بیعت میں 119 ممالک کی 407 قوموں سے تعلق رکھنے والے 4 لاکھ 58 ہزار 767 افراد شامل ہوئے۔

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44 ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے روز کے صبح کے اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ UK)

(آٹھویں قسط)

تیسرے روز کے صبح کے اجلاس کی کارروائی

مورخہ یکم اگست 2010ء بروز اتوار جلسہ کا تیسرا روز تھا۔ صبح ٹھیک دس بجے کارروائی کا آغاز مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ مکرم حافظ فضل ربی صاحب استاذ جامعہ احمدیہ UK نے پیش کیا۔ آپ نے سورۃ الاحزاب کی آیات 41 تا 49 تلاوت کیں۔ مکرم مجاہد جاوید صاحب آف لندن نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت منظوم کلام ؎

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

علماء سلسلہ کی تقاریر

اس کے بعد علماء سلسلہ کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

✿......**سب سے پہلی تقریر مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر شمال مشرقی انگلستان کی انگریزی زبان میں تھی۔ آپ کا موضوع تھا’’ احمدیت عافیت کا حصار۔ عالمگیر آفات کے حوالہ سے‘‘۔**

مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے فرمایا کہ مذاہب کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب بھی کوئی نبی اس دنیا میں آیا تو انہیں اور ان کے ماننے والوں کو ہمیشہ سخت مخالفت اور تشدد کا نشانہ بنایا گیا لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق وہ ہمیشہ کامیاب وکامران اور غالب ہو کر ابھرتے ہیں اور ان کے مخالفین کو ہمیشہ ناکامی ونامرادی اور بدترین ذلتوں کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے ایک اقتباس کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ صرف نبی کے انکار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا عذاب کبھی نازل نہیں ہوتا بلکہ جب تک کوئی قوم اپنے ظلم اور زیادتیوں میں حد سے بڑھ کر تشدد آمیز کارروائیاں کر کے مومنوں کی جماعت کو نشانہ نہیں بناتی تب تک اللہ تعالیٰ ان سے عفو، رحم اور درگزر کا سلوک کرتا ہے۔ لیکن جب ان کے ظلم حد سے بڑھ جائیں تو یہ اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب اور غیرت کو جوش دلاتے ہیں اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مورد بن جاتے ہیں۔

گزشتہ امتوں کا حوالہ دیتے ہوئے مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے بیان کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے قوم نوح، عاد، ثمود اور قومِ لوط پر اپنے انبیاء کے انکار کے نتیجہ میں عذاب نازل کیا اور آئندہ نسلوں کے لئے ایک عبرت کا نشان بنا دیا۔

آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ پر ظلم وتشدد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ آنحضورؐ کے ساتھ انبیاء کی تاریخ کی بدترین مخالفت روا رکھی گئی۔ ان تمام باتوں کے باوجود رحمۃ للعالمینؐ نے اپنی قوم کے لئے ہمیشہ دعا کی اور ان سے بھلائی کا سلوک فرمایا۔ اور یہ آپؐ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ کے خون کے پیاسے آپؐ کے جانثار دوست بن گئے اور عرب کے قبائل جوق در جوق اسلام کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی عافیت کے حصار تلے آنا شروع ہو گئے۔

آنحضورؐ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آخری زمانہ سے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے کہا کہ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے مسیح ومہدی علیہ السلام کو دنیا کی اصلاح ورہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا اور آپؑ کی سچائی کے اظہار کے لئے بڑے طاقتور زمینی وآسمانی نشانات ظاہر کر رہا ہے۔ انہیں پیشگوئیوں کے ماتحت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے 1882ء میں ماموریت کا دعویٰ فرمایا اور خدا تعالیٰ کے ہر نبی کی طرح آپ کی بھی شدید ترین مخالفت ہوئی اور ہر طرح کے ظلم کا نشانہ آپ کو بنایا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طاعون کے حوالہ سے پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ طاعون نے پنجاب کے ایک وسیع رقبے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور اٹھارہ سال کے عرصہ میں طاعون کے وقتاً فوقتاً نمودار ہونے کے نتیجہ میں کم وبیش سوا کروڑ لوگ مارے گئے۔ اور کثیر تعداد میں لوگوں کو حق پہچاننے کی توفیق ملی۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ان کی شہادت کے چند ہی دنوں کے بعد ہیضہ کی وبا پھوٹنے کے نتیجہ میں کابل میں ایک لاکھ کے قریب لوگ مارے گئے اور کابل وافغانستان کے حکمران بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مورد بنے اور دردناک موت کا شکار ہوئے اور ان کے ورثاء کو جلاوطن کر دیا گیا۔ اور گزشتہ سو سال سے اوپر کی افغانستان کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اس سرزمین کو آج تک امن اور سکون میسر نہیں ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق جب تک یہ سرزمین اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی نہ مانگے گی تب تک وہاں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

مکرم بلال ایٹکنسن صاحب نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زلزلے وآفات میرے انکار اور ظلم وتعدی کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوں گے اور اس شدت اور کثیر تعداد میں ظاہر ہوں گے کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملے گی اور اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو شاید اللہ تعالیٰ انہیں ٹال دیتا مگر اب میرے آنے کے بعد ان نشانات کے ظاہر ہونے میں تیزی آئے گی اور اللہ تعالیٰ کا جلال اور ہیبت ایک عجیب طور پر ظاہر ہو گا کہ جس سے دنیا کا کوئی براعظم محفوظ نہ رہے گا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ نے چند ایسے بڑے زلزلوں (اور آفات) کا ذکر فرمایا ہے اور ان کی ایسی علامات بیان فرمائی ہیں جو کہ جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم دوم کی تباہ کاریوں کا نقشہ پیش کرتی ہیں اور آپ کی پیشگوئی کہ ’’زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحال زار‘‘ پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں اور اسی طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے ہمیں جنگ عظیم

سوم کا بھی پتہ چلتا ہے کہ جو ایٹمی جنگوں کی تباہ کاریوں کا نقشہ پیش کرتی ہیں اور اس سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان اپنے خالق کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے ایسی توبہ کرے جیسی کہ حضرت یونسؑ کی قوم نے کی اور عذاب کے وعدوں کے باوجود، خدا کی رحمت نے ان کو ڈھانپ لیا اور رہتی دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ کی شفقت اور پیار کا نمونہ بنائے گئے۔

اپنی تقریر کے اختتام پر آپ نے کہا کہ اگر آج تمام دنیا قرآنی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' کے جھنڈے کو بلند کرے تو امن، رواداری اور محبت کی فضا قائم ہوسکتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں تو بنی نوع انسان ان عذابوں سے بچ سکتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کی کشتیٔ نوح کے سوار بن سکتے ہیں۔

✿ ......اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا نصیر احمد انجم صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کی تھی۔ اس کا عنوان تھا'' خلافت میں اطاعت کے نمونے''۔

مولانا صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں قرآن مجید کی آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران:104) کی تلاوت کی اور اس کی روشنی میں اطاعت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہا کہ اصل فرمانبرداری وہی ہے جو بشاشت قلبی اور پوری رضامندی اور خوشی سے کی جائے۔

آپ نے بیان کیا کہ قرآن کریم میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم بار بار آتا ہے اور دراصل رسول کی اطاعت میں خلافت کی اطاعت بھی شامل ہے کیونکہ خلیفہ رسول کا جانشین ہوتا ہے۔ اسی طرح حدیث نبوی میں بھی حکم ملتا ہے کہ اگر تُو اللہ کے خلیفہ کا زمانہ پائے تو اس سے چمٹ جا خواہ تمہارا جسم ہی کیوں نہ نوچ لیا جائے۔

مولانا صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلفاء کے چند اقتباسات کی روشنی میں بیان کیا کہ اطاعت سے مراد ہوائے نفس کو قتل کرنا اور خلیفۂ وقت کے منہ سے نکلے ہر لفظ پر بلا چون و چراں لبیک کہنا ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ انسان کو بڑے بڑے گناہوں سے بھی بچا لیتا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ خلافت ''حبل اللہ'' ہے اور جو بھی بُری نیت سے اللہ کی اس رسّی پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اس کا انجام عبرتناک ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطاعت کی اہمیت سے متعلق جماعت کو نصیحت کی ہے کہ ''اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو خلافت سے وابستہ ہوجائیں اور اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لیں''۔

مولانا صاحب نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کے خیالات اور عمل میں بے انتہا طاقت اور برکت ہوتی ہے جو ''وحدت مجموعی'' کا باعث بنتی ہے۔ اس کے بعد مولانا نے آغاز اسلام اور تاریخ احمدیت میں سے خلافت کی اطاعت کے بہت سے نمونے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ہر دور میں فدائیان خلافت اپنی خواہشوں پر خلیفہ وقت کے ارشادات کو ترجیح دے کر نہ صرف دین و دنیا کے انعام پانے والے بن گئے بلکہ ہم سب کے لئے بہت سے زندہ نمونے بھی چھوڑ گئے ہیں۔ آپ نے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کا ایک واقعہ بیان کیا جس میں چوہدری صاحب سے جب ان کی ترقیات اور کامیابیوں کا راز دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''میں تمام زندگی خلافت کا مطیع اور فرمانبردار رہا ہوں''۔ خلیفۂ وقت کی اطاعت کے نتیجے میں جماعت کی ترقی و اتحاد دیکھ کر مخالفین احمدیت بھی یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو اپنے خلیفہ کے ایک اشارے پر اٹھنا اور بیٹھنا جانتی ہے اور اپنا تن من دھن نچھاور کرنے کو تیار رہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج کوئی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

مولانا صاحب نے 28 مئی 2010ء کو ہونے والے سانحۂ لاہور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ 86 افراد جماعت نے جس طرح اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اطاعت اور وفا کا نمونہ دکھایا ہے اس نے قرون اولیٰ کی قربانیوں کی یاد تازہ کردی ہے۔ لیکن اپنے امام کی اطاعت کرتے ہوئے آج بھی افراد جماعت صرف اور صرف دعاؤں کے ذریعہ خدا کے حضور اپنی فریاد پیش کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ ہمیش اپنے امام کے فرمانبردار بنے رہنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

✿ ......اس اجلاس کی تیسری تقریر بعنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسولؐ '' مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن کی تھی۔

مکرم امام صاحب نے کہا کہ عشقِ رسولؐ، حضرت مسیح موعودؑ کی روح کی غذا تھا اور آپ کی ذات کا خمیر اِسی سے اٹھایا گیا اور اسی میں ہر دم فنا رہتے ہوئے آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ بسر ہوا۔ محبت و عشقِ رسول کا جو بلند مقام حضرت مسیح موعودؑ کو حاصل ہوا وہ ہر پہلو سے بے نظیر تھا اور ساری اسلامی تاریخ میں ایسی محبت کی مثالیں کہیں اور نہیں ملتیں۔ آپ کی تحریرات کے ہر لفظ میں عشقِ رسولؐ جھلکتا ہے۔ اس سلسلے میں امام صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور اردو، عربی اور فارسی منظوم کلام کے چند نمونے پیش کئے اور 70 عربی اشعار پر مشتمل، عشقِ رسولؐ میں ڈوبے ہوئے شاہکار قصیدہ کا ذکر فرمایا۔ ملاء اعلیٰ نے بھی حضرت مسیح موعودؑ کے عظیم عشق رسولؐ کی گواہی دی ہے۔ امام صاحب نیکہا کہ حقیقی عشق مشک کی طرح چھپائے نہیں چھپتا اور اس کی گواہی اپنے اور غیر دونوں ہی دیتے ہیں۔ جیسا کہ ایک ہندو نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں گواہی دی کہ ''میں نے آج تک مسلمانوں میں اپنے رسولؐ سے ایسا عشق کرنے والا کبھی نہیں دیکھا''۔ ایک غیر احمدی مسلمان نے اپنے بھتیجے کی زبانی حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھوں میں تیرتے ہوئے سبز رنگ کے پانی کے بارے میں سن کر کہا کہ اس شخص کو برا کبھی نہ کہنا کیونکہ وہ صحیح معنوں میں عاشق رسولؐ ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمدؓ اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ سے زیادہ ''اللہ اور اس کے رسولؐ کے عشق میں غرق'' انہوں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا اور آنحضورؐ کے ذکر بلکہ محض نام لینے پر ہی آپؑ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلّی آجاتی تھی۔ مخالفین احمدیت نے بھی اپنی تصنیفات میں حضرت مسیح موعودؑ کی عشق رسولؐ میں ڈوبی تحریرات اور منظوم کلام کو اپنے نام سے شائع کیا ہے۔

امام صاحب نے کہا کہ سچے عاشق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے عاشق کی شان میں رطب اللسان رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زبان شب و روز درود شریف سے تر رہتی تھی اور جب بھی کوئی آپؑ سے وظیفہ کرنے کے لئے رہنمائی مانگتا تو آپ ہمیشہ اُسے استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ دس شرائط بیعت میں سے تیسری شرط بھی اطاعت اور محبت رسولؐ سے تعلق رکھتی ہے۔

عشق و محبت کی ایک نشانی اپنے محبوب کے لئے غیرت رکھنا بھی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ والد صاحب آنحضورؐ کے خلاف ذرہ سی بات بھی برداشت نہ کرتے تھے اور آپ کا چہرہ ایسی بات پر سرخ ہوجاتا اور آنکھیں غصہ سے متغیر ہوجاتیں اور آپ وہ محفل چھوڑ کر فوراً اٹھ جاتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی روزمرہ زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے پہلو میں بھی اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور پیروی کرتے تھے اور اپنے دوستوں اور اپنی جماعت کو بھی اسی کی تلقین فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں امام صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی سے کئی مثالیں پیش کیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی قوت قدسی کی وجہ سے آپ کی جماعت میں آپ کے وصال کے بعد بھی عاشقانِ رسول پیدا ہو رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ خلافت کے زیر سایہ تا ابد جاری رہے گا۔

تقریر کے آخر پر آپ نے شہداء لاہور کا ایمان افروز تذکرہ کیا اور کہا کہ لاہور کے شہیدان باوفا نے اپنے مقدس خون سے داستانِ وفا رقم کی ہے۔ یہ شہداء آسمانِ احمدیت پر ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ انہوں نے درود شریف کا ورد کرتے ہوئے شہادت پائی اور عشقِ رسولؐ کا ثبوت دے کر ایسی دلفریب کہکشاں بنائی ہے جو ہمیشہ ان کی قربانیوں کی یاد دلاتی رہے گی۔

✿ ......اس اجلاس کے چوتھی تقریر بعنوان ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی نوع پر احسانات'' مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے کی تھی۔

مکرم امیر صاحب نیکہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کی تاریخ کے ایک ایسے منفرد وجود ہیں کہ دنیا میں آپؐ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد اس عظمت کا انسان آج تک کبھی پیدا ہوا اور نہ ہی آئندہ کبھی پیدا ہوگا۔ آپ کی رحمت کا فیض صرف بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھا بلکہ ''رحمۃ للعالمین'' کا فیض تمام دنیا کی مخلوقات پر جاری و ساری ہے۔ آنحضورؐ کی زندگی کے ہر پہلو میں بنی نوع انسان کے لئے رہنمائی و ہدایت موجود ہے۔ سفر طائف میں مجبوری و بے کسی کی حالت ہو یا فتح مکہ کے موقع پر طاقت و اقتدار پر قدرت، ان دونوں مواقع پر آپ نے بنی نوع انسان کی فلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ تو اُن کو بددعا دی اور نہ ہی بدلہ لینے کی غرض سے ان کو ذلیل و رسوا کرنے اور ان کے قتل عام کے لئے کوئی حکم جاری کیا۔

امیر صاحب نیکہا کہ مغربی معاشرے میں عورتوں کے حقوق کے لئے آئے دن آواز بلند کی جاتی ہے۔ آنحضورؐ کا عورتوں پر احسان ہے کہ مغربی معاشرے نے جو حقوق عورتوں کو بیسویں صدی میں دیئے ہیں وہ حقوق آج سے 1400 سال پہلے محسن اعظمؐ نے عورتوں کو عطا کئے۔ اسی طرح بنی نوع انسان کی تاریخ میں غلاموں کی آزادی اور ان کے حقوق قائم کرنے میں کبھی کسی نے ایسا کردار ادا نہیں کیا جیسا کہ آنحضورؐ نے کیا۔ آپؐ نے یہاں تک حکم دیا جو خود کھاؤ وہی اپنے غلام کو بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو ویسے ہی کپڑے اپنے غلام کو بھی پہناؤ اور ان کی عزت اور خودداری پر حرف نہ آنے دو کیونکہ وہ بھی تمہارے دینی بھائی ہیں۔

معاشرے کے کمزور اور غریب طبقے کی فلاح و بہبود پر بھی آنحضورؐ نے خاص زور دیا ہے اور ہر طرح سے ان کے حقوق کی حفاظت فرمائی ہے۔ ان کی عزت نفس کو قائم رکھنے کے لئے بیت المال سے ان کی مدد کی جاتی تھی تا کہ وہ معاشرے کے مفید وجود بن سکیں۔

مکرم امیر صاحب نے کہا کہ آج بھی جب طاقتور اقوام جنگوں کے بعد کمزور اقوام پر غلبہ حاصل کرتی ہیں تو ان سے ذلت آمیز سلوک کرتی ہیں۔ مگر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف جنگوں کے موقع پر احکام و ضوابط مقرر فرمائے ہیں۔ آج تک دنیا اُن کی نظیر لانے سے قاصر ہے۔ معاشرے میں امن و استحکام پیدا کرنے کی خاطر اور اقلیتوں کے حقوق قائم کرنے اور باہمی رواداری اور اخوت قائم کرنے کے لئے آج تک ''میثاق مدینہ'' سے بہتر کوئی معاشرتی معاہدہ (Social Contract) کبھی وجود میں نہیں آیا اور نہ ہی آسکتا ہے۔

امیر صاحب نے تقریر کے اختتام میں کہا کہ آنحضورؐ نے علم کے حصول، انصاف کے قیام اور معاشرہ کے نادار طبقات کی فلاح و بہبود کو اپنے نمونہ کے ذریعہ ہر مسلمان کے لئے نصب العین قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ کے نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

عالمگیر بیعت

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز دوپہر ایک بجے عالمگیر بیعت کی تقریب سعید منعقد ہوئی۔ عالمگیر بیعت کا سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1993ء میں شروع فرمایا تھا۔ اس لحاظ سے امسال 18 ویں عالمگیر بیعت تھی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری سے قبل حاضرین جلسہ کو ضروری ہدایات دی گئیں اور ایک خاص نظم و ضبط کے ساتھ بٹھایا گیا۔ حضور انور کے سامنے پانچ لمبی قطاریں تھیں جن میں دنیا بھر کے ممالک سے آئے ہوئے امراء، مبلغین اور مرکز سلسلہ ربوہ و قادیان سے تشریف لانے والے بزرگان سلسلہ تھے۔ ساری جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تمام افراد ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ایک دوسرے سے منسلک تھے۔ اس طرح ہر شخص خلیفہ وقت کے ساتھ ایک رشتہ میں منسلک تھا اور حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی توفیق پا رہا تھا۔ اسی طرح MTA کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدی اپنے پیارے امام سے بیعت کی سعادت حاصل کر رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعودؑ کا سبز رنگ کا کوٹ پہن کر تشریف لائے اور بیعت لینے سے پہلے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 4 لاکھ 58 ہزار 767 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں جن کا تعلق 119 ممالک کی 407 قوموں سے ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے بیعت کے الفاظ دہرائے۔ مختلف زبانوں کے ترجمانوں نے بھی اپنی اپنی زبان میں عربی الفاظ دہرائے۔ یہ بہت ہی ایمان افروز، رقت آمیز اور دلوں کو سوز و گداز سے لبریز کردینے والا منظر تھا۔ بیعت کے بعد حضور انور کی اقتدا میں تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا اور پرسوز دعا کے ساتھ یہ تقریب مکمل ہوئی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر با جماعت ادا کی گئیں اس کے بعد وقفہ برائے طعام ہوا۔

(باقی آئندہ)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر112

مکرم محمد شریف عودہ صاحب

(3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے مکرم محمد شریف عودہ صاحب کے انٹرویو کے حوالے سے کچھ واقعات اوریادیں درج کی تھیں، اس قسط میں مزید کچھ واقعات اورتاریخی امور کا ذکر کیا جائے گا۔مکرم محمد شریف عودہ صاحب بیان کرتے ہیں:

انتخاب خلافت خامسہ

۞......2002ء کی بات ہے مَیں نے ’’جنین‘‘ کے علاقے کے ایک نو مبائع مکرم امجد کمیل صاحب سے اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے کہا۔انہوں نے اپنے حالات کی مجبوری کا عذر کرنے کے بعد کہا کہ مَیں استخارہ کرتا ہوں اوراللہ تعالیٰ سے اس سفر کے میسر آنے کے لئے خیر کی دعا کرتا ہوں۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے بذریعہ فون مجھے بتایا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ جلسہ میں ہیں اورانہیں خلیفۂ وقت کی زیارت بھی نصیب ہوئی ہے لیکن وہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نہیں ہیں بلکہ کوئی اور شخص خلیفہ ہے ۔ اس نے مزید تفاصیل بھی بتانے کی کوشش کی لیکن مَیں نے یہ سوچ کر کہ یہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کی طرف اشارہ کررہی ہے مزید کچھ سننے سے انکار کر دیا۔

ایک سال بعد حضور رحمہ اللہ کی وفات ہوگئی۔ ہماری جماعت کے ایک خادم نے مجھے بتایا کہ ٹی وی پر حضور کی وفات کا اعلان ہو رہا ہے۔ مجھے یقین نہ آیا۔ مَیں نے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر جاوید صاحب کو فون کیا تو وہ رو رہے تھے اورانہوں نے تصدیق کی کہ ہاں واقعی خلیفہ رابع کی وفات ہوگئی ہے۔ یہ سننا تھا کہ میرا اپنے قدموں پر کھڑے ہونا مشکل ہوگیا۔اورمَیں حضورانور کے ساتھ اپنا خاص تعلق اور حضور انور کی شفقتیں یاد کر کے بچوں کی طرح رونے لگا۔ابھی مَیں اسی کیفیت میں تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بجی، دوسری طرف سے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن بول رہے تھے انہوں نے کہا کہ حضورانور رحمہ اللہ نے اپنی وفات سے قبل مجلس انتخاب خلافت میں کچھ تبدیلیاں فرمائی تھیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کا نام بھی مجلس انتخاب خلافت میں شامل ہے لہذا آپ جلد از جلد لندن پہنچنے کی کوشش کریں۔ مجھے اس فون کال کے بعد ایسے محسوس ہوا جیسے کسی نے کوئی پہاڑ اٹھا کے میرے سر پر رکھ دیا ہو۔مَیں اپنے آپ کو جانتا تھا کہ کتنے پانی میں ہوں۔ مَیں تو خود کو اس مجلس کے قابل نہیں سمجھتا تھا اس لئے یہی گمان ہو رہا تھا کہ شاید اتنی بڑی ذمہ داری کے بوجھ کے نیچے آ کر مَیں مر ہی جاؤں گا۔

اس احساس کے علاوہ میرے سفر میں بھی بعض رکاوٹیں تھی جن کے لئے مجھے بعض حکومتی اداروں سے منظوریاں لینی تھیں۔ یہ ہفتہ کا روز تھا اور مجھے ہر حال میں یہ کام اتوار تک مکمل کرنا تھا۔ بہرحال یہ بھی الگ داستان ہے کہ کس طرح یہ سارے کام بالکل آخری لمحات میں مکمل ہوتے رہے اورمَیں اس سارے عرصہ میں مجسم دعا بنا رہا۔ ہر مرحلہ ناممکن کے لفظ سے شروع ہوتا اورآخری سٹیج تک امید و یاس کی کیفیت برقرار رہتی پھر دعاؤں کے ساتھ جب روح تک پگھلنے لگتی تو آخر اچانک اعجازی طور پر مشکل آسان ہوجاتی حتی کہ جہاز پرسوار ہونے سے بھی مجھے یہ کہہ کر روک دیا گیا کہ جہاز کے دروازے بند ہوچکے ہیں اوراب آپ اس فلائٹ سے سفر نہیں کر سکتے ۔اسی اثناء میں ایک اہلکار سے مَیں نے بات کی توانہوں نے فوراً میری مشکل حل کر دی اور مجھے فلائٹ میں سوار ہونے کیلئے بھیج دیا۔

مَیں 1986-87ء سے لندن آ رہا ہوں لیکن مجھے کبھی کوئی مشکل نہ پیش آئی تھی لیکن اس دفعہ مجھے ہیتھرو ائرپورٹ پر بھی روک لیا گیا اورتفتیش کے دوران سوال وجواب کا طویل سلسلہ چلا جیسے یہ کہ اردن کیا کرنے گئے تھے؟ اورمصر کیوں گئے تھے؟ اورنہ جانے کیا کیا۔ میری کیفیت شاید وہی سمجھ سکتا ہے جو کبھی اس طرح کی صورتحال سے گزرا ہو۔ایک طرف اتنا بڑا دکھ ،اوراس پر قدم قدم پہ ابتلا کی وجہ سے میری یہ حالت تھی کہ ہر دفعہ مرمر کر زندہ ہو رہا تھا۔ بہرحال اس نہایت ہی مشکل، صبر آزما اور مجسم ابتلا سفر کے بعد میں بالآخر لندن پہنچ گیا جہاں حضورانور رحمہ اللہ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر میرے اندر کے زخم رِسنے لگے، اورمیرے دل میں درد والم کا لاوا اشکوں کی صورت سسکیوں اور آہوں کے جلو میں بہنے لگا۔مَیں اس قدر قلق اورخوف کی کیفیت میں تھا کہ میرے دل ودماغ میں ایک خیال نہایت قوت کے ساتھ راسخ ہو چکا تھا کہ انتخاب سے قبل میں مسجد میں بے ہوش ہو جاؤں گا اور مجھے ایمبولنس یہاں سے ہسپتال لے جائے گی اورشاید یہ خوف بالآخر میری جان لے لے گا۔

انہی کیفیات میں مَیں مسجد فضل کے احاطہ میں نماز کیلئے کھڑا تھا کہ دو اشخاص میرے قریب سے گزرے ان میں سے ایک کو تو مَیں جانتا تھا جو کہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ تھے جبکہ دوسرے شخص کو مَیں نہیں جانتا تھا لیکن نہ جانے کیوں اس دوسرے شخص کو دیکھتے ہی میرے دل میں یکدم ایک بجلی سی کوندگئی۔

جب انتخاب ہونے لگا تو بعض ممبران نے درخواست کی کہ جن بزرگان کے نام پیش ہوئے ہیں ان کو اگر ہم دیکھ لیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ چنانچہ اس وقت میری حیرانگی کی انتہا نہ تھی کہ وہی شخص جس کو دیکھ کر میرے دل میں ایک برقی لہر سرایت کرگئی تھی وہ میرے قریب ہی پچھلی صف میں ہے اور ان کا نام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہے۔ چنانچہ یہ نام اورتصویر میرے دل میں اتر گئی۔اورالحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اللہ نے اسی وجود کو خلعت خلافت عطا فرمائی۔انتخاب ہوتے ہی میرے جسم وجان پر جیسے کوئی جادوئی اثر ہوگیا، ایسے لگا کہ میرے سر سے پہاڑ کا سا بوجھ اتر گیا۔ ہر قسم کا ڈر اورخوف دور ہو کر امن وتسکین دل میں گھر کر گئی۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے اوراپنے دل سے بلکہ اپنی ہستی کے ذرے ذرے سے ’’وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (سورۃ النور:56)‘‘ کی تصویر دیکھی اورمحسوس کی۔

۞......مَیں انتخاب سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جانتا تک نہ تھا۔ انتخاب خلافت کے حوالے سے میری پریشانی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ عرب دنیا سے پہلی دفعہ کسی کو یہ سعادت نصیب ہو رہی تھی کہ وہ انتخاب خلافت کمیٹی کا رُکن بن کر خلیفۂ وقت کے انتخاب میں شمولیت کی سعادت پاتا۔اس لئے مَیں ڈر رہا تھا کہ میری کوئی کوتاہی اورکوئی گناہ آڑے نہ آجائے اورکوئی غلطی نہ ہو جائے، اس لئے میری یہی دعا تھی کہ اے اللہ خلیفہ تو تُو منتخب کرتا ہے اورتُو جانتا ہے کہ تیرا ہونے والا خلیفہ کون ہے، لہذا مجھے توفیق دے کہ میرا ہاتھ صرف اس کے حق میں ہی اٹھے جسے تو چُن چکا ہے۔

۞......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب کے بعد جب مَیں نے اپنے صبر آزما سفر پر نظر دوڑائی تو مجھے سمجھ آئی کہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔ دراصل انتخابِ خلافت جیسے عظیم اجتماع میں شامل ہونے کیلئے اور اس کمیٹی کا رکن بننے کیلئے دل کی پاکیزگی شرط ہے اورقدم قدم پر مشکلات نے مجھے ہلا کر رکھ دیا اور مسلسل دعا کی طرف طبیعت مائل رہنے کی وجہ سے تطہیر قلبی کا سامان ہوتا رہا۔

۞......شاید عربوں کی طرف سے پہلی دفعہ انتخاب خلافت کمیٹی میں نمائندگی سے اس طرف بھی اشارہ ہو کہ اب اس خلیفہ کے عہد مبارک میں عربوں میں غیر معمولی فتوحات ہوں گی اور اس طرف بھی احمدیت کی تبلیغ کے نئے راستے کھلیں گے اور یہ قوم بھی کثرت سے احمدیت میں داخل ہوگی اوران میں بھی خلافت کے خادم اوراحمدیت کے عاشق ابھر کر سامنے آئیں گے۔ واللہ اعلم۔

خلافت خامسہ کے بارہ میں ایک مخلص دوست کا رؤیا

مَیں نے ذکر کیا ہے کہ 2002ء میں فلسطین کے ایک نو احمدی دوست مکرم امجد کمیل صاحب نے خلیفہ خامس کے بارہ میں خواب دیکھی تھی اور کسی قدر مجھے سنائی بھی تھی لیکن خلیفۂ رابع رحمہ اللہ کی زندگی میں مَیں نے اسے اس خواب کی تفصیل بیان کرنے سے روک دیا تھا۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انتخاب کے بعد اگلے دن مَیں نے اس دوست کو فون کیا تا اسے یہ خوشخبری سناؤں کیونکہ اس کے پاس ایسے وسائل نہ تھے کہ ایم ٹی اے یا انٹرنیٹ کے ذریعہ انتخاب خلافت کی لائیو کاروائی دیکھ سکتا۔ وہ گھر پر نہ ملے ۔ گھر آنے پر انہوں نے کبابیر میں نائب امیر مکرم مناع عودہ صاحب کو فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ خلیفہ رابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد اب جماعت کو خدا تعالیٰ نے خلافت خامسہ کی نعمت سے نوازا ہے۔انہوں نے مناع عودہ صاحب کو کہا کہ مجھے اس بارہ میں کچھ بتانے سے قبل کاغذ قلم لے کر میری خواب لکھ لیں۔انہوں نے بتایا کہ انہوں نے جس خلیفہ کو خواب میں دیکھا ہے ان کی داڑھی چھوٹی ہے اوران کی آنکھ کے نیچے ایک تل کا نشان بھی ہے اورانہوں نے ہلکے خاکی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں جن کے اوپر اسی رنگ سے ملتا جلتا کوٹ پہنا ہوا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

تفصیل نوٹ کرنے کے بعد مناع عودہ صاحب نے امجد کمیل صاحب سے کہا کہ اگر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر دیکھ لیں تو یہی کہیں گے کہ یہ ہو بہو وہی شخصیت ہیں جن کو آپ نے خواب میں دیکھا ہے۔

بہرحال جب مَیں لندن سے واپس کبابیر گیا تو حضورانور کی وہ تصویر بھی ساتھ لے گیا جو حضورانور کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے فوراً بعد کی ہے جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوٹ زیب تن کیا ہوا ہے۔ جب یہ تصویر مکرم امجد کمیل صاحب کو دکھائی توانہوں نے بے ساختہ کہا کہ یہی وہ شخص ہے جسے مَیں نے خواب میں خلیفۂ وقت کے طور پر دیکھا تھا۔فرق صرف یہ ہے کہ خواب میں انہوں نے کیمل کلر کا کوٹ پہنا ہوا تھا جبکہ تصویر میں یہ کوٹ سبزی مائل ہے۔ یہاں مجھے خیال آیا کہ خلیفۂ وقت بننے سے قبل حضورانور نے اسی رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا اورانتخاب کے بعد حضورانور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک کوٹ زیب تن فرمایا تھا۔

اب اس قدر وضاحت اور پوری تفاصیل کے ساتھ خواب دکھانا صرف اللہ میاں کا کام ہے جو جانتا ہے کہ کون خلیفہ ہوگا اوراس نے کس کو یہ خلعت پہنانی ہے۔اس لئے وہ مختلف لوگوں کو اس پر پہلے سے گواہ بنا دیتا ہے۔

خاص نصرتِ الٰہی

ایک دفعہ القدس کے ایک مقام ’’العیزاریۃ‘‘ پر ہمارا مناظرہ تھا جس میں ہمارے مدّمقابل مولوی الشیخ محمد الشویکی کو ہم پر اتنا غصہ تھا کہ اگر اس کا بس چلتا تو نہ جانے کیا کر گزرتا، کیونکہ اسی مناظرہ میں اس کے بعض رشتہ داروں نے احمدیت قبول کر لی جن میں مکرم ابراہیم الشویکی اور مکرم فوزی الشویکی کے علاوہ مکرم اسامہ الشیخ اورمکرم مشقال بدوی بھی شامل ہیں۔

اس مناظرہ میں ہمارے ساتھ فلسطین کے مغربی کنارہ کے بعض احمدی نوجوان بھی تھے لہذا واپسی پر ان خدام کو ان کے گھر پہنچانے کیلئے ہم نے بذریعہ کار مغربی کنارہ کا رستہ اختیار کیا۔ یہ راستہ نہایت پُرخطر تھا۔ رات کے وقت سڑکوں پر کوئی روشنی نہ تھی اورگھپ اندھیرے میں پہاڑوں کے بیچوں بیچ بل کھاتی ہوئی سڑکوں پر جہاں ڈرائیونگ نہایت مشکل تھی وہاں ان

علاقوں میں اُن دنوں خصوصاً رات کے وقت اسرائیلی جارحیت کا بھی خطرہ تھا۔اس مشکل اور خوفناک صورتحال میں اس وقت غیر معمولی اضافہ ہوگیا جب ہماری گاڑی ایک خطرناک موڑ پر پہنچ کر رک گئی کیونکہ اس کا ٹائر پنکچر ہوگیا تھا۔مَیں نے ٹائر تبدیل کرنے کیلئے گاڑی میں ہر جگہ ٹولز تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن کہیں کچھ نہ مل سکا۔مَیں نے کبابیر فون کیا تو پتہ چلا کہ جس خادم نے آج گاڑی کی صفائی وغیرہ کی تھی اس نے ٹول بکس نکال کر مرکزِ جماعت میں رکھ دیا تھا اور واپس گاڑی میں رکھنا بھول گیا تھا۔چونکہ گاڑی خطرناک موڑ پر کھڑی تھی اس لئے مَیں تھوڑا آگے جا کر کھڑا ہوگیا تا کہ اگر کوئی گاڑی آئے تو اسے روک کر وہیل پانا (wheel Brace) وغیرہ لیا جاسکے یا کم از کم آنے والوں کو خبردار ہی کر دیا جائے کہ موڑ پر سڑک کے بیچوں بیچ گاڑی کھڑی ہے تا ممکنہ ایکسیڈنٹ سے بچا جا سکے۔ان دنوں فلسطین میں اسرائیل مخالف تحریک ایک دفعہ پھر زوروں پر تھی اور ردّ عمل کے طور پر اسرائیلی فوج فلسطین کے علاقوں میں داخل ہوکر کارروائیاں کر رہی تھی۔اس لئے ہمیں یہ بھی خطرہ تھا کہ کہیں ہم اسرائیلی جارحیت کا شکار نہ ہوجائیں دوسری طرف صورتحال یہ تھی کہ اس سنسان سڑک پر اگر کوئی اِکاّ دکاّ گاڑی آ بھی جاتی تو شاید اس کے سوار ہمیں اسرائیلی فوج کے خلاف گھات لگا کر بیٹھنے والا گروہ شمار کر کے گاڑی ہی واپس لے جاتے یا پھر اتنی تیزی سے گزرنے کی کوشش کرتے کہ ان سے مدد لینے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔بالآخر ایک شخص نے ہمارے پاس گاڑی روک لی جسکے پاس ٹولز تو تھے لیکن ہمارا مفیدِ مطلب پانا نہ تھا۔

اس تشویشناک اور پُر خطر صورتحال میں مَیں نے خدام سے کہا کہ آؤ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری خاص مدد فرمائے اور اس مشکل سے نکالے کیونکہ یہاں کھڑے رہنا یا پیدل چلنا کسی طور بھی موت کے خطرہ سے خالی نہیں تھا۔بہر حال بہت رقت آمیز دعا سے ابھی فارغ ہی ہوئے تھے کہ ایک گاڑی ہمارے پاس آ کر رکی ،ڈرائیور نے شیشہ نیچے کر کے وہیل پانا ہماری طرف پھینکا اور بغیر کوئی بات کئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ہم بہت حیران تھے کہ اوّل تو کوئی ہمارے پاس آ کر ٹھہرتا نہ تھا جبکہ یہ شخص خود ہی آ کر ٹھہرا۔پھر ہمارے بات کرنے سے قبل اس نے ہماری ضرورت پوری کر دی،اور یہ غیر معمولی بات ہے کہ کسی کے پاس وہیل پانا اگلی سیٹ پر ہی پڑا ہو جسے وہ فوراً اٹھا کر کسی کو دے دے۔علاوہ ازیں اس نے وہیل پانا واپس لینے کا انتظار بھی نہیں کیا بلکہ بغیر کوئی بات کئے فوراً آگے بڑھ گیا۔ان تمام امور کا صرف ایک ہی جواب تھا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص مدد تھی اور اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ (سورة النمل آیت 63:) کا عجیب نظارہ تھا۔فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

وَیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِب

خدا تعالیٰ کی خاص نصرت کا ایک اور واقعہ یہاں ذکر کرتا چلتا ہوں۔گھر سے نکلتے وقت اکثر مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں رہتا کہ میری جیب میں کچھ رقم بھی ہے یا نہیں، نہ ہی مَیں نے کبھی اس کو اتنی اہمیت دی ہے۔جون 2009ء کے پروگرام الحوار المباشر کے بعد واپس کبابیر آنے کیلئے مَیں ہیتھرو ائیر پورٹ پر پہنچا، جہاں آکر مجھے اندازہ ہوا کہ میری جیب خالی ہے اور اس وقت مجھے شدید پیاس لگ رہی تھی اور شوگر کا مریض ہونے کی وجہ سے یہ پیاس ناقابل برداشت حد تک پہنچ گئی۔اسی حالت میں مَیں ایک بنچ پر بیٹھ گیا جہاں میرے دائیں بائیں اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔میرے دل میں یہی آ رہا تھا کہ کچھ ہی دیر میں جہاز میں سوار ہوجائیں گے جہاں پینے کے لئے کچھ مل جائے گا۔ابھی اسی خیال میں ہی تھا کہ ایک عورت اپنی بچی کے ساتھ قریبی وینڈنگ مشین پر گئی اور پیسے ڈال کر کولا ڈائٹ کا ایک ٹِن نکالا اور یہ کہتے ہوئے میری طرف بڑھا دیا کہ مَیں کولا ڈائٹ نہیں پیتی۔مَیں نے کہا لیکن میرے پاس اس کی قیمت دینے کیلئے کچھ نہیں ہے۔اس نے کہا مَیں نے کچھ نہیں لینا کیونکہ مَیں نے تو عام ریگولر کولا کا ہی بٹن دبایا تھا،نجانے کیسے غلطی سے کولا ڈائٹ کا ٹِن نکل آیا ہے۔

خدا تعالیٰ کی نصرت کے بھی عجیب رنگ ہیں کہ اوّل تو یہ عورت کہہ رہی تھی کہ اس نے اپنی طرف سے ریگولر کولا کا بٹن دبایا تھا، دوسرا میرے اردگرد اور بھی لوگ بیٹھے تھے لیکن ان میں سے اس کا صرف مجھے ہی وہ ٹِن پیش کیا، پھر عین اس وقت یہ واقعہ پیش آیا جبکہ مجھے اس کی سخت ضرورت تھی۔ان تمام امور کی اگر کوئی توجیہ ہوسکتی ہے تو یہی کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جو سلسلہ کی خدمت کے لئے اخلاص کے ساتھ نکل پڑتا ہے وہ چاہے جتنا بھی کمزور اور نالائق ہو خدا تعالیٰ اسکی مدد ونصرت فرماتا ہے اور اپنی رحمت کے جلوے دکھاتا ہے۔

حفاظت الٰہی

ایک دفعہ رمضان میں مَیں اعتکاف بیٹھا ہوا تھا اور بڑے الحاح سے یہ دعا کر رہا تھا کہ اے میرے خدا مجھے اپنے قرب اور رحمت کی تجلی اور فضل سے نواز کہ ایک صبح میری اہلیہ نے مجھے رات کو پیش آنے والا واقعہ یوں بتایا:

وہ کہتی ہیں کہ مَیں نے سحری سے قبل تہجد کی نماز مسجد میں ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ وضو وغیرہ کر کے مَیں نے گھر سے نکلنے کی پوری تیاری کر لی اور گھر کے بیرونی دروازے پر پہنچی تو ایسے محسوس ہوا کہ کوئی قوت مجھے باہر جانے سے روک رہی ہے۔مَیں تو پورا ارادہ اور تیاری کر چکی تھی اس لئے عجیب اندرونی کشمکش میں مبتلا ہوگئی بالآخر میرے اس اندرونی شعور نے مجھے گھر پر ہی تہجد پڑھنے پر آمادہ کر لیا اور مَیں سٹنگ روم میں آ گئی۔ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ کچھ جلنے کی بو آنے لگی۔مَیں جلدی سے بچوں کے کمرے میں گئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ان کے الیکٹرک لحاف سے دھواں نکل رہا ہے۔اس کمرے میں میرا بیٹا صلاح الدین اور بیٹی ''رنا'' سو رہے تھے۔میرے دیکھتے دیکھتے اس لحاف میں آگ بھڑک اٹھی۔ چنانچہ مَیں نے جلدی سے بچوں کو باہر نکالا اور بَر وقت آگ بجھانے میں کامیاب ہوگئی۔یوں اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل ورحمت فرماتے ہوئے ہمیں اور ہمارے بچوں کو محفوظ رکھا۔

معجزانہ شفا

ایک دفعہ میری بڑی بیٹی عزیزہ امۃ الحیّ سلمہا نے اپنی بعض احمدی سہیلیوں کے ساتھ مسجد کی صفائی کا پروگرام بنایا۔اس وقار عمل کے دوران یہ بچیاں اوپر والی منزل کی کھڑکیوں کی بیرونی جانب سے صفائی کرنے لگیں تو اسی دوران میری بیٹی کا پاؤں پھسلا اور وہ سر کے بل بیرونی جانب زمین پر آ گری۔مجھے پتہ چلا تو مَیں فوراً اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا جس نے مجھے ہسپتال بھیج دیا جہاں اس کا سی ٹی سکین ہوا تو ڈاکٹروں نے کہا کہ بچی کی کھوپڑی میں تین جگہ فریکچر کے آثار ہیں اور اندرونی طور پر بلیڈنگ بھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے بہت خطرناک صورتحال ہے اور ابھی ان کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔مَیں نے فوراً پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر جاوید صاحب کو فون کر کے ساری صورتحال بتا کر حضور انور کی خدمت میں عزیزہ کی معجزانہ شفا کے لئے دعا کی درخواست عرض کر دی۔پیارے آقا نے دعا کی اور میرے لئے یہ نشان ظاہر ہوا کہ کہاں ڈاکٹروں کی مذکورہ تشویش اور کہاں یہ حالت کے ابھی ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ میری بیٹی بالکل صحت مند ہو کر ہسپتال سے ڈسچارج ہوگئی۔مَیں اس نعمت ربّانی پر جس قدر شکر کروں کم ہے۔فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

تبلیغی مہمات

چونکہ کبابیر میں ہماری مسجد اور مرکز جماعت کو ایک غیر معمولی حیثیت حاصل ہے اور اس کا محل وقوع بھی بہت خوبصورت ہے۔آئے دن مختلف ممالک سے وفود اور مختلف یونیورسٹیز اور کالجز کے طلباء ہمارے مرکز کو دیکھنے اور جماعت کے عقائد اور تعلیمات کے بارہ میں علم حاصل کرنے کیلئے آتے رہتے ہیں، اور بفضلہٖ تعالیٰ ہمیں تقریباً روزانہ ہی تبلیغ حق کی توفیق ملتی رہتی ہے۔نیز مجھے خود بھی بکثرت مختلف ٹی وی چینلز پر اور ریڈیو اور مختلف تقریبات اور اجتماعات میں بلایا جاتا ہے جہاں بفضلہٖ تعالیٰ جماعت کے عقائد اور تعلیمات کے علاوہ مختلف امور کے بارہ میں جماعت کی رائے بھی پیش کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ان تمام مواقع اور تقریبات اور انٹرویوز اور لیکچرز میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کا غیر معمولی اثر دیکھا ہے اور ہمیشہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر یاد آتا رہا ہے جس میں حضور فرماتے ہیں کہ میرا کلام لوگوں کے دلوں میں تیز دھار تلوار کی کاٹ سے بھی زیادہ اثر رکھتا ہے۔اس کلام کی یہ غیر معمولی تاثیر مَیں نے اپنے لیکچرز اور تبلیغ میں بکثرت محسوس کی ۔ چند نمونے قارئین کرام کے لئے پیش ہیں۔

آپ کہاں رہتے ہیں؟

ایک دفعہ ایک لیکچر میں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور آپ کے کاموں اور تجدید مفاہیم کا ذکر کر رہا تھا کہ لیکچر کے دوران ہی ایک عورت کھڑی ہوگئی اور میری بات کاٹ کر باآواز بلند کہنے لگی کہ: آپ لوگ کہاں رہتے ہیں؟ ہمیں آج تک آپ کے بارہ میں پتہ کیوں نہیں چلا؟ اور آپ یہ مفاہیم وافکار وخیالات ساری دنیا میں کیوں نہیں پھیلاتے؟

حقیقی سکون

ایک دفعہ ہمارے مرکز میں امریکن یہودیوں کا ایک وفد آیا جن کو مَیں نے جماعت کے بارہ میں بتایا اور جماعتی عقائد سے آگاہ کیا نیز مرکز میں لگائی گئی نمائش دکھائی ۔ان میں سے ایک متدین یہودی لیکچر سننے اور نمائش دیکھنے کے بعد نہایت وارفتگی کے عالم میں میرے سینے سے لگ گیا اور زارو قطار رونا شروع کر دیا۔پھر یوں گویا ہوا کہ مجھے یہاں آپ کے مرکز میں آ کر اپنے اس کنیسہ سے بھی زیادہ سکون ملا ہے جس میں عبادت کیا کرتا ہوں۔

حقیقت کا اعتراف

اسی وفد میں ایک شخص ایسا بھی تھا جو ہمارے مرکز کے ماحول اور جماعت کے عقائد اور کاموں سے بہت متاثر ہوا۔اس نے جماعت کے بارہ میں امریکا واپس جا کر اپنی بیوی کو بتایا۔اس کی بیوی نے کہا کہ تم مبالغہ آرائی سے کام لے رہے ہو۔چنانچہ اس شخص نے کہا کہ مَیں اگلے سال تمہیں وہاں لے جاؤں گا تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔اگلے سال وہ دونوں میاں بیوی ہمارے مرکز میں آئے تو انہوں نے مجھے ساری بات بتائی۔پھر ہمارے مرکز کو دیکھنے اور جماعت کے عقائد کے بارہ میں سننے کے بعد اس عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے آپ نے اس جماعت کے بارہ میں بہت کم بتایا تھا اور جو کچھ مَیں نے سنا اور دیکھا ہے اس سے اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ جو آپ نے کہا تھا وہ سب درست ہی تھا۔ (باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

الفضل انٹرنیشنل کے ہر خریدار کو ایک AFC نمبر دیا جاتا ہے جو آپ کے ایڈریس لیبل کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ یہ آپ کا خریداری نمبر ہے۔ براہ کرم یہ نمبر محفوظ رکھیں اور دفتر سے خط وکتابت اور رابطہ کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات وارشادات میں سے بعض دعاؤں کا تذکرہ جن میں ذاتی اصلاح اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کی دعاؤں کے ذکر کے ساتھ زیادہ تر جماعتی ترقی اور کامیابی اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے دعائیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ظالم گروہوں اور ظالم حکمرانوں سے بھی ہمیں نجات بخشے۔ ایسے فرعونوں سے ہمیں نجات بخشے جو طاقت کے نشے میں آج احمدیوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں اور ان کی خود پکڑ فرمائے۔

مکرم نصیر احمد بٹ صاحب ولد مکرم اللہ رکھا بٹ صاحب آف فیصل آباد کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 10 /ستمبر 2010ء بمطابق 10 /تبوک 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج رمضان کا آخری جمعہ ہے اور یہ آخری روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس رمضان کو ذاتی زندگی میں بھی اپنے فضلوں کی بہار لانے والا بنا دے اور جماعتی ترقیات کے لئے بھی ایک نیا سنگِ میل ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دعاؤں کو قبول فرما کر ان کے بہترین نتائج پیدا فرمائے جو ہم نے اپنی ذات، اپنے بیوی بچوں، اپنے خاندان کے لئے کی ہیں۔ اور ان دعاؤں کو بھی قبول فرمائے جو ہم نے جماعت کی ترقی کے لئے کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آپ کی جماعت کی ترقی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ترقیات مقدر ہیں۔ ہماری دعائیں تو ان ترقیات کے لئے حقیر کوشش کر کے ان کی برکات سے فیض یاب ہونے کے لئے ہیں اور اس ثواب میں حصہ دار بننے کے لئے جو ثواب اللہ تعالیٰ نے اس کی کامیابی اور ترقی کے لئے کوشش کرنے والوں کے لئے رکھا ہوا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے فیصلے کا اعلان کیا ہوا ہے کہ میں اور میرا رسول ہی غالب آئیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں ہمیں یہ کامیابیاں دکھا کر حصہ دار بنا لے گا تو یہ اس کا احسان ہے ورنہ اسے ہماری دعاؤں کی کیا ضرورت ہے؟ نہ اسے ہماری کوششوں کی ضرورت ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر ہمیشہ اپنے فضل اور رحم کی نظر ڈالے رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں، اس کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جائیں۔

آج کے خطبہ میں مَیں نے مختلف دعائیں قرآنِ کریم میں سے، احادیثِ نبویہ میں سے، اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور ارشادات میں سے آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے لی ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بعض قرآنی دعاؤں کی جہاں کہیں وضاحت بیان فرمائی ہے، اس وضاحت کو آپؑ کے الفاظ میں بیان کروں گا ورنہ عمومی طور پر یہ دعائیں ہی پڑھوں گا۔ آپ میرے ساتھ دہراتے بھی جائیں اور آمین بھی کہتے جائیں۔ جمعہ کے بعد بھی اس آخری روزے اور اس آخری برکت کے دن بقایا چند گھنٹوں کو دعاؤں سے بھرنے کی کوشش کریں۔ ان دعاؤں میں جو مَیں نے لی ہیں ذاتی اصلاح اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کی بھی دعائیں ہیں اور زیادہ تر جماعتی ترقی اور کامیابی اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے دعائیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ۔اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (الاحقاف:16)

اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ مَیں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی، اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ دعا ایک دوسری سورت، سورۃ نمل میں بھی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں یا متبادل ہیں کہ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ (النمل:20) اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں اس کو رکھا اور مشکل ہی سے اس کو جنا اور یہ مشکلات اس دور دراز مدت تک رہتی ہیں کہ اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا تیس مہینے میں جا کر تمام ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک نیک انسان اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تُو راضی ہو جائے اور میرے پر یہ بھی احسان کر کہ میری اولاد نیک بخت ہو اور میرے لئے خوشی کا موجب ہو اور میں اولاد پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ ہریک حاجت کے وقت تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں ان میں سے ہوں جو تیرے آگے اپنی گردن رکھ دیتے ہیں نہ کسی اور کے آگے"۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر23 صفحہ نمبر 209 حاشیہ)

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی کہ: رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (سورۃ الفرقان آیت :75) کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ اپنے الفاظ میں اس طرح فرمایا ہے کہ :

"مومن وہ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا! ہمیں اپنی بیویوں کے بارے میں اور فرزندوں کے بارے میں دل کی ٹھنڈک عطا کر اور ایسا کر کہ ہماری بیویاں اور ہمارے فرزند نیک بخت ہوں اور ہم ان کے پیش رَو ہوں"۔ (یعنی نمونہ قائم کرنے والے ہوں)۔

(آریہ دھرم روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ نمبر23)

پس یہ چیز ہے جس سے گھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے ہیں اور افراد بھی جماعت کا فعال حصہ بن کر نسلاً بعد نسلٍ جماعتی ترقی میں حصہ دار بنتے چلے جاتے ہیں۔

پھر ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک دعا سکھائی کہ: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتبِ عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے

کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری یا اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتا ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر''۔ فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جو یہ تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً ۔اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے، لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَۃُ الدُّنْیَا کو جو آخرت میں حسنات کی موجب ہو جاوے''۔ (ایسی دنیا کو مقدم کیا ہے جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جائے)۔'' اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَنَاتُ الْاٰخِرَۃ کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور ساتھ ہی حَسَنَۃُ الدُّنْیَا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصولِ دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو کہ ایک مومن مسلمان کو حصولِ دنیا کے لئے اختیار کرنے چاہئیں۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 364,365 جدید ایڈیشن ربوہ)

پس آخرت کی بھی ہمیشہ ایسی حسنات تلاش کریں۔ دنیا کی حسنات وہ ہوں جو آخرت کی حسنات کا وارث بنائیں جس میں حقوق اللہ بھی ادا ہوتے ہوں اور حقوق العباد بھی ادا ہوتے ہوں۔

پھر اگلی دعا ہمیں یہ سکھائی: رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ ۔وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۔ (الاعراف:152) اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے بھائی کو بھی اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تُو رحمت کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

فرمایا: رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (آل عمران:148) اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتی بھی، اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

پھر یہ دعا ہمیں سکھائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ (الاعراف: 156) تُو ہی ہمارا ولی ہے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ اِنَّا ھُدْنَآ اِلَیْکَ (الاعراف:157) اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی، یقیناً ہم تیری طرف (توبہ کرتے ہوئے) آ گئے ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراھیم:41) اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی اے ہمارے رب! ۔اور میری دعا قبول کر۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراھیم:41) اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی، جس دن حساب برپا ہوگا۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ ۔اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا (الفرقان:66) اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔ یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔

اِنَّھَا سَآءَ تْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (الفرقان:67) یقیناً وہ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی بہت بُری ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔

پھر یہ دعا ہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ (المومنون:119) اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ (المومنون:110) اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ (الشعراء:170)

اے میرے ربّ! مجھے اور میرے اہل کو اس سے نجات بخش جو وہ کرتے ہیں۔

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِہٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (سورۃ التحریم:12) اے میرے رب! میرے لئے اپنے حضور جنت میں ایک گھر بنا دے، اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا لے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس کی اس طرح وضاحت فرمائی ہے کہ:

''قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ نے مومن کی دو مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک مثال فرعون کی عورت سے ہے جو کہ اس قسم کے خاوند سے خدا کی پناہ چاہتی ہے''۔ (یعنی فرعون سے)۔ ''یہ ان مومنوں کی مثال ہے جو نفسانی جذبات کے آگے گر جاتے ہیں''۔ (ان کے جو نفسانی جذبات ہیں وہ فرعون کی طرح نیکیوں سے روکنے والے ہوتے ہیں)۔ ''اور غلطیاں کر بیٹھتے ہیں (پھر) پچھتاتے ہیں، توبہ کرتے ہیں، خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ ان کا نفس فرعون سے خاوند کی طرح ان کو تنگ کرتا رہتا ہے۔ وہ لوگ نفسِ لوّامہ رکھتے ہیں۔ بدی سے بچنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ دوسرے مومن وہ ہیں جو اس سے اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔ وہ صرف بدیوں سے ہی نہیں بچتے بلکہ نیکیوں کو حاصل کرتے ہیں۔ ان کی مثال اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ سے دی ہے۔ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا فَنَفَخْنَا فِیْہِ مِنْ رُوْحِنَا (التحریم :13)۔ ہر ایک مومن جو تقویٰ و طہارت میں کمال پیدا کرے وہ بروزی طور پر مریمؑ ہوتا ہے۔ اور خدا اس میں اپنی روح پھونک دیتا ہے جو کہ ابنِ مریمؑ بن جاتی ہے''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 522,523 جدید ایڈیشن ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ مومن بنائے جو نیکیوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور اس رمضان میں جو نیکیاں ہم نے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ان میں دوام حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں اور تقویٰ اور طہارت میں ہمارے قدم ہر آن آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ نیز اللہ تعالیٰ ظالم گروہوں اور ظالم حکمرانوں سے بھی ہمیں نجات بخشے۔ ایسے فرعونوں سے ہمیں نجات بخشے جو طاقت کے نشے میں آج احمدیوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں اور ان کی خود پکڑ فرمائے۔

پھر سورۃ قمر کی ایک آیت میں یہ دعا ہے۔ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (سورۃ القمر:11) کہ مَیں یقیناً مغلوب ہوں۔ پس میری مدد کر۔

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰالِمِیْنَ (القصص:22) اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔

رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ (الشعراء:118)۔ اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ فَتْحًا وَ نَجِّنِیْ وَ مَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (سورۃ الشعراء:119) پس میرے درمیان اور ان کے درمیان واضح فیصلہ کر دے اور مجھے نجات بخش اور ان کو بھی جو مومنوں میں سے میرے ساتھ ہیں۔

انبیاء اور ان کی جماعتوں کا اصل ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس زمانے میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرما دیا ہے کہ ہماری کامیابی، ہماری فتوحات دعا کے ذریعے سے ہونی ہیں۔ نہ کہ کسی ہتھیار سے، نہ کسی احتجاج سے نہ کسی اور ذریعے سے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ نمبر 36 جدید ایڈیشن ربوہ)۔ پس دعاؤں کو مستقل مزاجی سے کرتے چلے جانا یہی ہمارا فرض ہے اور یہی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔

پھر یہ دعا سکھائی۔ فرمایا کہ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ (سورۃ المومنون:98)۔ اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ وَ اَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ (سورۃ المومنون:99)۔ اور اس بات سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اے میرے رب! کہ وہ میرے قریب پھٹکیں۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ (سورۃ الاعراف:127)۔ اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''اے خدا! اس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر جس سے صبر آ جائے اور ایسا کر کہ ہماری موت اسلام پر ہو۔ جاننا چاہئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے جس سے وہ قوت پا کر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوتِ ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 420,421)

پھر یہ دعا ہے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (سورۃ الاعراف :24) اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''ہمارا اعتقاد ہے کہ جس طرح ابتدا میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم کے ذریعہ زیر کیا تھا۔ اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کرے گا نہ تلوار سے''۔ (پس ہمارا ہتھیار تلوار نہیں بلکہ دعا ہے)

(ملفوظات جلد سوم ۔ صفحہ 190۔جدید ایڈیشن ربوہ)

''شیطان پر آدمِ اوّل کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا......الخ (الاعراف:24)۔ اور آدمِ ثانی (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرتا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ نمبر 190,191 جدید ایڈیشن ربوہ)

پھر ایک دعا سکھائی: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (آل عمران :9) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے، بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

پھر یہ دعا ہے کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ لَنَابِہٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا۔ وَاغْفِرْلَنَا ۔ وَارْحَمْنَا۔ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْن (البقرہ:287) اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے۔ اور اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا (ان گناہوں کے نتیجہ میں) ہم سے پہلے لوگوں پر تُو نے ڈالا۔ اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اور ہم سے درگزر کر، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی

ہے، پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا اس طرح ترجمہ فرمایا ہے کہ:’’یعنی اے ہمارے خدا! نیک باتوں کے نہ کرنے کی وجہ سے ہمیں مت پکڑ جن کو ہم بھول گئے اور بوجہ نسیان ادا نہ کرسکے‘‘۔ (ایسی باتیں جن کو ہم بھول کر ادا نہ کرسکے ان کی وجہ سے پکڑ نہ کر)۔’’ اور نہ ان بد کاموں پر ہم سے مؤاخذہ کر جن کا ارتکاب ہم نے عمداً نہیں کیا‘‘۔ (ایسے ادھورے کام جن کا ارتکاب ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیا، ان پر ہمیں نہ پکڑ) بلکہ سمجھ کی غلطی واقع ہوگئی۔ اور ہم سے وہ بوجھ مت اٹھوا جس کو ہم اٹھا نہیں سکتے۔ اور ہمیں معاف کر اور ہمارے گناہ بخش اور ہم پر رحم فرما‘‘۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر23صفحہ نمبر25)

پھر ایک دعا ہے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَاعَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (البقرۃ251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اگر ہمارا خدا گناہ بخشنے والا نہ ہوتا (کہ ہمیں معاف فرماسکے) تو پھر وہ ایسی دعا بھی ہرگز نہ سکھلاتا۔ (چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23صفحہ 25)

پھر ایک دعا ہے۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ(الاعراف:48) اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں میں سے نہ بنا۔

رَبَّنَـا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ(المائدہ آیت 84)۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں گواہی دینے والوں میں تحریر کرلے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں احادیث سے ملتی ہیں جو مَیں نے لی ہیں۔ فرمایا کہ:

اے اللہ! میں تجھ سے سستی، بڑھاپے، گناہوں، چٹی اور فتنہ قبر اور عذابِ قبر، آگ کے فتنہ اور آگ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ تُو مجھے دولت کے فتنے کے شر سے اپنی پناہ میں لے لے۔ مَیں تجھ سے غربت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ تو میری خطائیں برف اور اولوں کے پانی سے دھودے۔ اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے کو تو میل سے صاف کردیتا ہے۔ اور تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری فرمادے جس طرح تو نے مشرق و مغرب میں دوری پیدا فرمائی ہے۔

(صحيح بخاری كتاب الدعوات باب التعوذ من المأثم و المغرم۔ حديث نمبر6368)

پھر ایک دعا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ مجھے بخش دے اور میرے گھر کو میرے لئے وسیع کردے اور میرے لئے میرے رزق میں برکت ڈال دے۔

(السنن الكبرى لنسائی كتاب عمل اليوم والليلة باب ما يقول اذا توضأ حديث نمبر9908)

پھر ہے: اے اللہ! مَیں بے بسی، سستی، بزدلی اور تھکا دینے والے بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے خدا! میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے بچنے کے لئے پناہ مانگتا ہوں۔

(صحيح بخاری كتاب الدعوات باب التعوذ من فتنة المحياوالممات ۔حديث نمبر6367)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعْ ۔وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ۔ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ۔ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ۔ اے اللہ! مَیں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں عاجزی اور انکساری نہیں، اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو مقبول نہ ہو۔ اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو کوئی فائدہ نہ دے۔ میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن الترمذی كتاب الدعوات باب 68/68 حديث نمبر3482)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغُفُوْرُ الرَّحِيْمِ۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے ہیں۔ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ تُو اپنی جناب سے مجھے مغفرت عطا فرمادے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور اے خدا یقیناً تو ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(صحيح بخاری كتاب الدعوات باب الدعاء فی الصلاة حديث نمبر6326)

اے اللہ! مجھے میری خطائیں معاف فرمادے اور میرے سب معاملات میں میری لاعلمی (جہالت) اور میری زیادتی کے شر سے مجھے بچالے۔ اور ہر اس (نقصان اور شر) سے بچالے جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں بخش دے، میری دانستہ، نادانستہ اور ازراہِ مذاق کی ہوئی ساری خطائیں مجھے بخش دے کہ یہ سب میرے اندر موجود ہیں۔ جو خطائیں مجھ سے سرزد ہوچکیں اور جو ابھی نہیں ہوئیں اور جو مخفی طور پر مجھ سے سرزد ہوئیں اور جو کھلم کھلا میں نے کیں وہ سب مجھے بخش دے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹادینے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(صحيح بخاری كتاب الدعوات باب قول البنی صلی اللہ علیہ وسلم اللهم اغفرلی ......حديث نمبر6398)

اے اللہ! میں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ تیری طرف جھکتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ مدّمقابل سے بحث کرتا ہوں اور تیرے ہی حضور اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔ تو مجھے میرے اگلے پچھلے، اعلانیہ، پوشیدہ سب گناہ بخش دے۔ تو ہی مقدم اور مؤخر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(صحيح بخاری كتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبه من الليل حديث نمبر6317)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِیْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِیْ نُوْرًا وَفَوْقِیْ نُوْرًا وَ تَحْتِیْ نُوْرًا وَاَمَامِیْ نُوْرًا وَخَلْفِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا۔

اے اللہ! تو میرے دل میں نور پیدا فرمادے، میری آنکھوں میں نور پیدا فرمادے، میرے کانوں میں نور پیدا فرمادے، میرے دائیں میرے بائیں، اوپر اور نیچے اور آگے اور پیچھے نور پیدا فرمادے۔ اور مجھے نورِ مجسم بنادے۔

(صحيح بخاری كتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبه من الليل۔ حديث نمبر6316)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ يُّحِبُّک وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ میرے دل میں اپنی اتنی محبت ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

(سنن الترمذی كتاب الدعوات باب 73/000حديث نمبر3490)

يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی طَاعَتِکَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت پر قائم رکھ۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر3صفحہ نمبر499مسند ابی هريرة حديث نمبر9410عالم الكتب بيروت طبع اول 1998)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں سے جو مَیں نے کی ہیں استفادہ کرنے کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ دعائیں پیش کرتا ہوں۔ یہ بعض الہامی دعائیں ہیں۔

پہلی دعا ہے رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ اے میرے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

(حقيقة الوحی روحانی خزائن جلد نمبر22صفحہ نمبر224)

پھر آپؑ نے ایک دعا لکھی ہے کہ: اے میرے قادر خدا! اے میرے پیارے رہنما! تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہلِ صدق وصفا۔ اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ، یا بغض، یا دنیا کی حرص وہوا‘‘۔ (پیغام صلح روحانی خزائن جلد نمبر23صفحہ نمبر439)

’’مَیں گناہگار ہوں اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر۔ کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا اور کوئی نہیں ہے جو مجھے پاک کرے‘‘۔

(بدر جلد نمبر 3صفحہ نمبر 41)

يَااَحَبَّ مِنْ كُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ اَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِکَ الْمُخْلَصِيْنَ۔ اے محبوبوں سے محبوب ذات! میرے گناہ مجھے بخش دے اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں شامل فرما۔ (مکتوبات احمد جلد دوم مکتوب بنام منشی رستم علی صاحب صفحہ 539ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

کسی سوال کرنے والے نے آپؑ سے یہ سوال کیا کہ نماز میں حصولِ حضور کا کیا طریقہ ہے؟ کس طرح توجہ پوری طرح پیدا کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے یہ دعا اسے لکھ کر بھجوائی کہ:

’’اے خدا تعالیٰ قادر و ذوالجلال مَیں گناہگار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضورِ نماز حاصل نہیں۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش۔ اور میری تقصیرات معاف کر۔ اور میرے دل کو نرم کردے۔ اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھادے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہوکر حضورِ نماز میسر آوے۔

(فتاوی حضرت مسیح موعودؑ صفحہ نمبر37)

رَبِّ ارْحَمْنِیْ اِنَّ فَضْلَکَ وَرَحْمَتَکَ يُنْجِی مِنَ الْعَذَابِ۔ اے میرے رب! مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ نمبر621ایڈیشن چہارم ربوہ)

رَبِّ اَرِنِیْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰی۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ اے میرے رب! تُو مجھے دکھا کہ تو مردہ کیونکر زندہ کرتا ہے اور آسمان سے اپنی بخشش اور رحمت نازل فرما۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد نمبر1صفحہ نمبر266)

رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَّكَاذِبٍ۔ اے میرے خدا! صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے؟ (تذکرہ صفحہ نمبر532ایڈیشن چہارم ربوہ)

رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْكُلِّيَّةَ۔ اے میرے رب! مجھے اپنے تمام انوار دکھلا۔

(تذکرہ صفحہ نمبر534ایڈیشن چہارم ربوہ)

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا۔ اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔ (تذکرہ صفحہ نمبر576ایڈیشن چہارم ربوہ)

رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ فَاِنَّ الْقَوْمَ یَتَّخِذُوْنَنِیْ سُخْرَۃً۔ اے میرے رب! میری حفاظت کر۔ کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے ہنسی کی جگہ ٹھہرالیا۔ (تذکرہ صفحہ نمبر578جدید ایڈیشن ربوہ)

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ اے میرے رب! مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے رب! مجھے اکیلا مت چھوڑ۔ اور تو خیر الوارثین ہے۔ اے میرے رب! امتِ محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کردے۔ اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد نمبر1صفحہ 266)

وَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً کَثِیْرَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیَّ۔ یعنی انسانوں کے بہت سے دلوں کو میری طرف جھکادے۔

یہ ایک الہام تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک بشارت ہے سلسلہ کی ترقی کے متعلق۔

(تذکرہ صفحہ نمبر660ایڈیشن چہارم ربوہ)

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَصَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ وَتَوَفَّنَا فِی اُمَّتِہٖ وَا بْعَثْنَا فِی اُمَّتِہٖ وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّ لِاُمَّتِہٖ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا فِیْ عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان مومن بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے، اور اپنے نبی اور حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج اور ہمیں آپؐ کے امّتی ہونے کی حالت میں موت دے اور ہمیں آپ کی اُمّت میں ہی اٹھانا اور تُو نے ان اُمّت سے جو وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا فرما۔ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے۔ پس ہمیں اپنے مومن بندوں میں لکھ لے۔

(مکتوبات احمد جلد اوّل صفحہ627۔ایڈیشن 2008ء۔مطبوعہ قادیان)

رَبِّ سَلِّطْنِیْ عَلَی النَّارِ۔ اے میرے خدا! مجھے آگ پر مسلط کردے۔

(تذکرہ صفحہ نمبر518ایڈیشن چہارم ربوہ)

ہم تیرے گناہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے، تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔

(بدر جلد 2نمبر 30)

اے ربّ العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہوجاؤں۔ میرے دل میں اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہوجائے۔ مَیں تیری وَجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین، ثم آمین

(الحکم۔ 21/فروری 1898ء جلد نمبر 2نمبر 1)

پھر آپ کا ایک الہام ہے: ۔رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش، ہم خطا پر تھے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد نمبر22صفحہ نمبر104)

ایک جگہ آپ تحریر فرماتے ہیں: ’’اے ہمارے رب العزت! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری بلاؤں کو دور فرما اور تکالیف کو بھی دور فرما، اور ہمارے دلوں کو ہر قسم کے غموں سے نجات بخش اور کفیل ہو ہماری مصیبتوں کا۔ اور ہمارے ساتھ ہو جہاں پر بھی ہم ہوں۔ اے ہمارے محبوب اور ڈھانپ دے ہمارے ننگ کو اور امن میں رکھ ہمارے خطرات کو۔ اور ہم نے توکل کیا تجھ پر اور ہم نے تیرے سپرد کیا اپنا معاملہ، تو ہی ہمارا آقا ہے۔ دنیا میں اور آخرت میں اور تُو ارحم الراحمین ہے قبول فرما۔ اے ربّ العالمین‘‘۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر17صفحہ نمبر182)

پھر ایک جگہ فرمایا: ’’اے خداوند قادر و مطلق اگرچہ قدیم سے تیری یہی عادت اور یہی سنت ہے کہ تو بچوں اور امیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرع سے عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے اور ان کو بھی آنکھیں بخش اور کان عطا کر اور دل عنایت فرما تا وہ دیکھیں اور سنیں اور سمجھیں اور تیری اس نعمت کا جو تُو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اس کے حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہوجائیں۔ اگر تو چاہے تو تُو ایسا کرسکتا ہے کیونکہ کوئی بات تیرے آگے انہونی نہیں‘‘۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد نمبر3صفحہ نمبر120)

آئینہ کمالات اسلام میں یہ لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ: ’’اے میرے ربّ! اپنے بندہ کی نصرت فرما۔ اور اپنے دشمنوں کو ذلیل اور رسوا کر۔ اے میرے ربّ! میری دعا سن ۔ اور اسے قبول فرما۔ کب تک تجھ سے اور تیرے رسول سے تمسخر کیا جاتا رہے گا۔ اور کس وقت تک یہ لوگ تیری کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے۔ اے ازلی ابدی خدا! میں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد نمبر5صفحہ نمبر569 ۔ترجمہ)

فرمایا کہ: آج مَیں اپنی جماعت کے لئے اور پھر قادیان کے لئے دعا کررہا تھا تو یہ الہام ہوا کہ زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔ فَسَحِّقْھُم تَسْحِیْقًا۔ پس پیس ڈال ان کو خوب پیس ڈالنا۔ فرمایا کہ: میرے دل میں خیال آیا کہ اس پیس ڈالنے کو میری طرف کیوں منسوب کیا گیا ہے۔ اتنے میں میری نظر اس دعا پر پڑی جو ایک سال ہوا بیت الدعا پر لکھی ہوئی ہے۔ اور وہ دعا یہ ہے۔

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَائَکَ وَاَعْدَائِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔

اے میرے رب تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو پیس ڈال۔ ٹکڑے ٹکڑے کردے اور اپنے وعدہ کو پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے۔ اس دعا کو دیکھنا اور اس الہام کے ہونے سے معلوم ہوا کہ میری دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

(تذکرہ صفحہ نمبر426,427ایڈیشن چہارم ربوہ)

اللہ تعالیٰ آج بھی ہمیں خارق عادت نشان دکھائے۔

یہ بھی الہامی دعا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر۔ (تذکرہ صفحہ نمبر25ایڈیشن چہارم ربوہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک دعا تھی اس سے استفادہ کرتے ہوئے مَیں یہ دعا آخر میں پیش کرتا ہوں کہ:

’’اے میرے مالک میرے قادر میرے پیارے میرے مولیٰ میرے رہنما اے زمین و آسمان کے خالق اور اس میں موجود ہر چیز پر تصرف رکھنے والے۔ اے خدا جس نے لاکھوں انبیاء اور کروڑوں رہنماؤں کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ اے وہ عَلِیٌّ وَ کَبِیْرٌ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان نبی دنیا میں مبعوث فرمایا، اے وہ رحمان خدا جس نے مسیح جیسا رہنما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ کی امت میں امت کی رہنمائی کے لئے پیدا فرمایا۔ اے نور کے پیدا کرنے والے اور ظلمت کے مٹانے والے! ہم تیرے عاجز بندے تجھ سے تیرے وعدوں کا واسطہ دے کر جو تو نے اپنے محبوب اور سب سے پیارے رسول اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہیں۔ نیز ان وعدوں کا واسطہ دے کر جو تُو نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور عاشقِ صادق سے کئے ہیں۔ تیرے حضور عاجزی سے جھکتے ہوئے یہ فریاد کرتے ہیں کہ ان وعدوں کے پورا ہونے کے عظیم الشان نشان ہمیں دکھا۔ ہم اس بات پر علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھتے ہیں کہ تو سچے وعدوں والا ہے۔ تو یقیناً اپنے وعدے پورے کرے گا۔ لیکن ہمیں یہ خوف بھی دامنگیر ہے کہ ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کی وجہ سے یہ وعدے پورے ہونے کا وقت آگے نہ چلا جائے۔ تیری رحمانیت اور تیری رحیمیت کا واسطہ دے کر تجھ سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے عملوں سے چشم پوشی فرماتے ہوئے ہمارے گناہوں اور ظلموں کے باوجود ہمیں اپنے انعاموں اور احسانوں سے اس طرح نوازتا چلا جا جس طرح تو نے ہمیشہ سے ہم سے سلوک رکھا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہم نے اپنا حق اس طرح ادا نہ کیا جو حق ادا کرنے کا حق ہے۔ مگر تو ہمیشہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش ہم پر برساتا رہا۔ اور ہمارے ایمانوں کو مضبوط تر کرتا رہا۔ میں آج پھر عاجزانہ طور پر تیرے سامنے پھر یہ عرض کرتا ہوں کہ اے رحمان خدا! اے وہاب خدا! اے ستار العیوب خدا! اے غفور الرحیم خدا! اپنی رحمانیت اور وہابیت کے دروازے کبھی ہم پر بند نہ کرنا۔ ہمارے عیبوں اور ہماری کمزوریوں سے ہمیشہ پردہ پوشی فرمانا۔ ہم پر بخشش اور رحم کی نظر رکھنا۔ اور جس سلوک سے ہمیں اب تک نوازتا رہا ہے اس کو کبھی بند نہ کرنا۔ ہم تجھ سے ہر اس خیر کے طالب ہیں جو تو نے کسی کے لئے بھی مقدر کی ہے۔ بلکہ ہر وہ خیر جس کا تو مالک ہے محض اور محض اپنے فضل سے عطا فرما۔ اے میرے خدا! میں تیری تمام صفات کا واسطہ دے کر تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ ان کی خیر سے ہمیں متمتع فرما۔

اے ہمارے پیارے خدا! ہم نہایت دردِ دل کے ساتھ اور سچی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور جھکتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہماری دعاؤں کو رحم فرماتے ہوئے اپنے وعدے کے مطابق کہ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ ہماری دعاؤں کو سن۔ ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جو تیری عبادت سے بیزار ہیں، بُعْدَ الْمَشْرِقَیْن پیدا کردے۔ ہمیں اپنے خالص عبدِ رحمان بنادے۔ ہمارے سینے اپنی محبت میں سرشار کردے۔ ہمارے اعمال واقوال عمدہ اور صاف کردے۔ جو تیرے چہرے اور تیرے حکم پر قربان ہونے والے ہوں۔ ہم تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہونے والے بن جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرے حکم کے مطابق درود بھیجنے والے بن جائیں۔ میرے مسیح موعود کو جن کو تُو نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق بھیجا ہے، آپ کے ساتھ کامل اطاعت کا نمونہ دکھانے والے بن جائیں۔ آپ کو حکم اور عدل مانتے ہوئے آپ کے ہر حکم پر لبیک کہنے والے ہوں۔

اے خدا! ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ ہمارے سینے اپنی محبت اور اپنے پیاروں کی محبت سے بھر دے۔ ہماری کمزوریوں کو دور فرما۔ شیطان کے تسلط سے ہمیں ہمیشہ بچا۔ ہم وہ قوم بن جائیں جو تیرے پیار کو ہمیشہ

جذب کرنے والے ہیں۔ ہمیں تمام ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا۔ اور تمام مصیبتوں سے ہمیں محفوظ رکھ۔ اے ہمارے خدا! یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ دنیا کے سینے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ اور تمام مسلمانوں کو امتِ واحد بنادے۔ تمام فتنے اور فساد جنہوں نے مسلمانوں کو گھیرا ہوا ہے ان سے مسلمانوں کو نکال۔ ان کی آنکھیں کھول تا وہ تیرے مسیح موعود اور مہدی موعود کو پہچان لیں۔ اے اللہ! دنیا کو عقل دے کہ وہ زمانے کے امام کو پہچان کر آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں۔ آمین یارب العالمین۔

آج پھر ایک افسوسناک خبر ہے۔ مکرم نصیر احمد بٹ صاحب جو مکرم اللہ رکھا بٹ صاحب کے بیٹے تھے اور فیصل آباد میں رہتے تھے، ان کو پرسوں 8/ستمبر کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نصیر احمد بٹ صاحب کے دادا غلام محمد صاحب قادیان کے قریب موضع ڈلہ کے رہنے والے تھے اور آپ کے خاندان میں آپ کے دادا کے ذریعے سے احمدیت آئی تھی۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور میں بیعت کی سعادت ملی تھی۔ نصیر صاحب کی تعلیم تھوڑی تھی۔ ان کی اپنی دکان تھی۔ یہ پھل بیچنے کا کام کیا کرتے تھے۔ 8/ستمبر کو ساڑھے گیارہ بجے دن کے قریب یہ اپنی دکان پر بیٹھے تھے اور ایک موٹر سائیکل سوار آیا جس نے ہیلمٹ پہنا ہوا تھا اور اس نے پستول نکال کر دو تین فٹ کے فاصلے سے فائر کئے۔ پانچ گولیاں شہید کے سینے میں لگیں اور ایک گولی چہرے پر لگی جس سے موقع پر شہید ہو گئے۔ اس وقت دکان پر ملازم بھی موجود تھا اور بہت سارے گاہک بھی موجود تھے۔ بڑی دکان تھی اور وہ جگہ بھی ایسی ہے کہ جہاں بازار میں کافی رَش ہوتا ہے۔ لیکن ملزم بڑی آسانی سے وہاں سے فائر کرنے کے بعد چلا گیا۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 51 سال تھی۔ نہایت مخلص اور ایماندار، نظامِ خلافت سے عشق رکھنے والے انسان تھے۔ مربیان سے بھی غیر معمولی تعلق کا اظہار کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ نے لکھا ہے کہ اگر کبھی خطبہ براہِ راست نہ سن سکتے اور miss ہو جاتا تو آ کے پھر پوچھتے تھے کہ کیا خطبہ آیا تھا اور اس کے پھر خاص خاص پوائنٹ یاد رکھا کرتے تھے۔ اپنے کاروباری حلقے میں بھی اور محلے میں بھی بڑے مشہور تھے اور بڑے پسند کئے جاتے تھے۔ ہر دلعزیز تھے۔ بڑے صلح جُو تھے۔ اپنوں غیروں سبھی کا خیال رکھتے تھے اور صابر شاکر انسان تھے۔ ان کے جنازے پر وہاں غیر از جماعت کاروباری حضرات جو ہیں ان کی بھی کثیر تعداد شامل ہوئی۔ اسی طرح ان کے جو بہت سارے مستقل گاہک تھے وہ بھی ان کے جنازے میں شامل ہوئے۔ خاص صفت ان کی مہمان نوازی کی تھی۔ بڑے شوق سے مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ بھی لجنہ کی صدر رہی ہیں۔ مرحوم کے بوڑھے والدین زندہ ہیں اور پانچ بھائی اور چار بہنوں کے علاوہ اہلیہ ہے، اور ایک بیٹا ہے جس کی تیئس سال عمر ہے۔ عائشہ نصیر اٹھارہ سال کی بیٹی ہیں اور ایک گیارہ سالہ بچی شجیلہ نصیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لواحقین کو، عزیزوں کو، پیاروں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اور شہید مرحوم کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ ابھی نمازِ جمعہ کے بعد انشاء اللہ ان کی نمازِ جنازہ غائب ادا کروں گا۔

دکھائیں آسماں نے ساری آیات — زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ایک حیرت انگیز پیشگوئی اور اس کا عظیم الشان ظہور

وَالْاَرْضُ تُقْبَضُ لَہٗ

(زمین اس کے لیے سمیٹی جائے گی)

(غلام مصباح بلوچ۔ استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا)

اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کی طرف آخری شریعت دے کے مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعے ہدایت کی تکمیل فرمائی اور تمام اقوام عالم کی رہبری کا کام آپ کے سپرد فرمایا لیکن وہ زمانہ جس میں آپ مبعوث ہوئے، دیگر قوموں اور علاقوں تک رسائی کے لیے اپنے اندر وسائل نہ رکھتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عرب اور اس کے گرد و نواح کے سوا باقی تمام کرۂ ارض حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے بے خبر تھا گویا ہدایت تو کامل ہو گئی لیکن اس کی اشاعت کامل طور پر نہ ہوئی۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ جبکہ عملی طور پر اس دعویٰ کا ظہور ناممکن تھا تو پھر قُلْ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف: 159) کہنے کا کیا مطلب؟ خدائے ذوالجلال کی قدرت کے بھی حیرت انگیز رنگ ہیں۔ وہ اپنی باتوں کو بھی حیرت انگیز طور پر پورا کرتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس الٰہی حکمت کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اب مَیں دوبارہ یاد دلاتا ہوں کہ تکمیل ہدایت کے دن میں تو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود تھے اور وہ روز یعنی جمعہ کا دن جو دنوں میں سے چھٹا دن تھا مسلمانوں کے لئے بڑی خوشی کا دن تھا جب آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (المائدہ: 4) نازل ہوئی اور قرآن جو تمام آسمانی کتابوں کا آدم اور جمیع معارف صحف سابقہ کا جامع تھا اور مظہر جمیع صفات الٰہیہ تھا اُس نے آدم کی طرح چھٹے دن یعنی جمعہ کے دن اپنے وجود باجود کو اتم اور اکمل طور پر ظاہر فرمایا۔ یہ تو تکمیل ہدایت کا دن تھا۔ مگر تکمیل اشاعت کا دن اس دن کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ ابھی وہ وسائل پیدا نہیں ہوئے تھے جو تمام دنیا کے تعلقات کو باہم ملا دیتے اور برّی اور بحری سفروں کو مسافروں کے لئے سہل کر دیتے اور دینی کتابوں کی ایک کثیر مقدار قلمبند کرنے کے لئے جو تمام دنیا کے حصہ میں آسکے آلات زود نویسی کے مہیا کر دیتے اور نہ مختلف زبانوں کا علم نوع انسان کو حاصل ہوا تھا اور نہ تمام مذاہب ایک دوسرے کے مقابل پر آشکارا طور پر ایک جگہ موجود تھے۔ اس لئے وہ حقیقی اشاعت جو اتمام حجت کے ساتھ ہر ایک قوم پر ہو سکتی ہے اور ہر ایک ملک تک پہنچ سکتی ہے نہ اس کا وجود تھا اور نہ معمولی اشاعت کے وسائل موجود تھے۔ لہذا تکمیل اشاعت کے لئے ایک اور زمانہ علم الٰہی نے مقرر فرمایا جس میں کامل تبلیغ کے لئے کامل وسائل موجود تھے اور ضرور تھا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ہوئی ایسا ہی تکمیل اشاعتِ ہدایت بھی آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ہو کیونکہ یہ دونوں آنحضرت ﷺ کے منصبی کام تھے لیکن سنت اللہ کے لحاظ سے اس قدر خلود آپ کے لئے غیر ممکن تھا کہ آپ اُس آخری زمانہ کو پاتے اور نیز ایسا خلود شرک کے پھیلنے کا ایک ذریعہ تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی اس خدمت منصبی کو ایک ایسے اُمّتی کے ہاتھ سے پورا کیا کہ جو اپنی خُو اور روحانیت کے رُو سے گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ایک ٹکڑا تھا یا یوں کہو کہ وہی تھا اور آسمان پر ظلّی طور پر آپ کے نام کا شریک تھا۔ اور ہم ابھی لکھ چکے ہیں کہ تکمیل ہدایت کا دن چھٹا دن تھا یعنی جمعہ، اس لئے رعایت تناسب کے لحاظ سے تکمیل اشاعت ہدایت کا دن بھی چھٹا دن ہی مقرر کیا گیا یعنی آخر الف ششم جو خدا کے نزدیک دنیا کا چھٹا دن ہے.....اور اس چھٹے دن میں آنحضرت ﷺ کے خُو اور رنگ پر ایک شخص جو مظہر تجلیات احمدیہ اور محمدیہ تھا مبعوث فرمایا گیا تا تکمیل اشاعت ہدایت فرقانی اس مظہر تام کے ذریعہ سے ہو جائے......غرض آنحضرت ﷺ کے لئے دو بعث مقدر تھے (۱) ایک بعث تکمیل ہدایت کے لئے (۲) دوسرا بعث تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے .....سو اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد حیات میں وہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تھیں قرآن شریف میں جمع کی گئیں لیکن مضمون آیت قُلْ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف: 159) آنحضرت ﷺ کی زندگی میں عملی طور پر پورا نہیں ہو سکا کیونکہ کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادیٔ دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتہ بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے۔ بلکہ اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دیئے جائیں تو 1257ء ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے اور اس زمانہ تک امریکہ کل اور یورپ کا اکثر حصہ قرآنی تبلیغ اور اس کے دلائل سے بے نصیب رہا ہوا تھا بلکہ دُور دُور ملکوں کے گوشوں میں تو ایسی بے خبری تھی کہ گویا وہ لوگ اسلام کے نام سے بھی ناواقف تھے۔ غرض آیت موصوفہ بالا میں جو فرمایا گیا تھا کہ اے زمین کے باشندو! مَیں تم سب کی طرف رسول ہوں عملی طور پر اس آیت کے مطابق تمام دنیا کو ان دنوں سے پہلے ہرگز تبلیغ نہیں ہو سکی اور نہ اتمام حجت ہوا کیونکہ وسائل اشاعت موجود نہیں تھے اور نیز زبانوں کی اجنبیت سخت روک تھی اور نیز یہ کہ دلائل حقانیت اسلام کی واقفیت اس پر موقوف تھی کہ اسلامی ہدایتیں غیر زبانوں میں ترجمہ ہوں اور یا وہ لوگ خود اسلام کی زبان سے واقفیت پیدا کر لیں۔ اور یہ دونوں امر اس وقت غیر ممکن تھے۔ لیکن قرآن شریف کا یہ فرمانا کہ وَمَنْ بَلَغَ یہ امید دلاتا تھا کہ ابھی اور بہت سے لوگ ہیں جو ابھی تبلیغِ قرآنی اُن تک نہیں پہنچی، ایسا ہی آیت وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ: 4) اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گو آنحضرت ﷺ کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے.....اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور برّی اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں اور کثرت مطابع نے تالیفات کو ایک ایسی شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ: 4) اور نیز حسب منطوق آیت قُلْ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف: 159) آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدّام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں، آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ اُن تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو مَیں بروز کے طور پر آتا ہوں.....

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 258 تا 263)

پس جہاں قرآن و حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کے طور پر آنے کی بشارات ہیں وہاں اُس زمانے کی تعیین کا ذکر بھی بصراحت موجود ہے بیشمار قرآنی آیات و احادیث اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ مضمون ہذا میں حضرت نبی کریم ﷺ کی امام مہدی و مسیح موعود کے متعلق بیان کردہ ایک حیرت انگیز پیشگوئی وَالْاَرْضُ تُقْبَضُ لَہٗ (زمین

اس کے لیے سمیٹی جائے گی) کا ذکر کیا گیا ہے۔اور یہ بات قطعی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ علامات کا منبع دراصل قرآن کریم ہی ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ التکویر میں اللہ تعالیٰ نے آخری زمانے کی نشانیوں میں ایک اہم نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر:5) اور وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (التکویر:8) ترجمہ: اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں معطل کی جائیں گی....اور جس وقت نفوس ملائے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کے متعلق بشارات دیتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

عَن النواس بن سَمعان اَنّ رَسول اللّٰہ ﷺ قال: اُرِیت ان ابْن مَرْیم یَخْرُجُ مِن تَحت المِنارَۃِ البَیضاء شرقی دمشق وَاضِعًا یَدہٗ علیٰ اَجْنِحَۃ المَلَکین .... یَمْشی و عَلَیه السّکِیْنَۃ وَ الاَرْضُ تُقْبَضُ لَہٗ..... ومَنْ مَسَّ ابْن مَرْیَم کَانَ مِنْ اَرْفَع النَّاسِ قَدْرًا.....

(کنزالعمال کتاب القیامہ ذکر یاجوج ماجوج ۔قسم الافعال حدیث نمبر 39725)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے دکھایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق سے شرقی جانب اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے سفید منارہ سے نکلیں گے ....وہ اس حال میں چلیں گے کہ ان پر سکینت طاری ہوگی اور زمین ان کے لیے سمیٹی جائے گی ...اور جو اس وقت عیسیٰ ابن مریم کا دامن پکڑے گا لوگوں میں بڑی مرتبت والا ہوگا۔

یہ حدیث ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پیش ہوئی تو حضور نے فرمایا واقعی یہ پیشگوئی بھی میرے حق میں ہے۔چنانچہ روایت میں آتا ہے:

''16 جنوری 1907ء: آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر سیر کو تشریف لے گئے۔ راستہ میں حضرت مولوی سید محمد احسن فاضل امروہی نے مسیح موعود کے متعلق ایک حدیث نواس بن سمعان کی جو حاشیہ مسند احمد بن حنبل پر چڑھی ہوئی ہے کے دو جملے پیش کئے۔ایک جملہ ہے تُقْبَضُ لَہُ الْاَرْضُ یعنی مسیح موعود کے لیے زمین طے کی جاوے گی جس سے ریل اور اگنبوٹ وغیرہ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ کتب و رسالہ جات تبلیغ اسلام کے یورپ و امریکہ وغیرہ ممالک میں انہی ذرائع سے شائع ہو رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بے شک اس سے پہلے کسی مامور من اللہ کے لئے طیّ الارض واقع نہیں ہوا اور نہ یہ اسباب ظاہر ہوئے تھے۔

دوسرا جملہ اس حدیث میں سے مولوی صاحب نے یہ پیش کیا مَنْ مَسَّ ابْنَ مَرْیَمَ...یعنی جو شخص کہ چھوئے گا مسیح موعود کو اس کی قدر خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بلند ہوگی اور اس کا مس کرنا و چھونا اس کے حلقۂ خادمین میں داخل ہونا خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی عظمت رکھتا ہے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 136،137)

اسی مضمون کی ایک روایت شیعہ کتاب ''بحار الانوار'' میں علاماتِ ظہورِ امام مہدی کے متعلق درج ہے:

''........القائم منْصورٌ بِالرُعْبِ مؤیّد بِالنّصر، یُطویٰ لہٗ الاَرْض و تُظْھر لَہٗ الکُنوز، و یَبْلُغُ سُلْطانُہٗ المَشْرق والمَغرِب، و یُظھِر اللّٰہ عزّ و جلّ دِینَہٗ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْن۔''

(بحار الانوار للعلامہ شیخ محمد باقر المجلسی جلد52صفحہ 191باب علامات ظھورہٖ علیہ السلام من السفیان والدجال ۔حدیث 24دار احیاء التراث العربی، بیروت ۔ لبنان)

ترجمہ: مہدی رعب ونصرت کے ساتھ تائید یافتہ ہوگا، زمین اس کے لیے سمیٹی جائے گی اور اس کے لیے خزانے ظاہر کئے جائیں گے اور اس کی سلطنت مشرق و مغرب تک پہنچے گی اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اپنے دین کو غلبہ بخشے گا خواہ دشمن اسے کتنا ہی ناپسند کیوں نہ کریں۔

ایک جگہ اور فرمایا:

.... وھو الذی یُطْویٰ لَہٗ الاَرْضُ و یَذلّ لہٗ کُلُّ صَعْبٍ یجتمع الیه من اصحابِه عدد اھل بدر ثلاث مائۃثلاثۃ عشر رجلًا من اقاصی الارض......''۔(بحار الانوار جلد 52 صفحہ 322)۔

(بحار الانوار جلد 11 صفحہ 288-289)۔

ترجمہ: اور وہی ہے جس کے لیے زمین سمیٹی جائے گی اور ہر مشکل اس کے لیے آسان کی جائے گی، دور دراز ملکوں سے اہل بدر کی تعداد یعنی 313 کے مطابق اس کے صحابہ اس کے پاس جمع ہوں گے۔ (نوٹ: اپنے تین صد تیرہ کبار صحابہ کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں فرمایا ہے۔)

غرض یہ کہ زمین کا سمٹ جانا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات میں سے ایک اہم علامت بتائی گئی ہے اور قرآن کریم کی سورۃ التکویر میں موجود اونٹنیوں کے بے کار ہونے اور دنیا کے مختلف نفوس کے باہم ملنے کا بیان اس کی مزید وضاحت کر رہا ہے اور آج کا زمانہ ان تمام پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی گواہی دے رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس کا ظہور ٹرینوں اور بحری جہازوں وغیرہ تک ہی محدود تھا اور دوسری طرف ڈاک کا نظام، تار کا نظام اور مختلف اخبارات و رسائل وغیرہ کا چھپ کر دور دراز ممالک میں پہنچنا اس کا ثبوت تھا لیکن جیسے جیسے سائنس اور ٹیکنالوجی نے ترقی کی آنحضور ﷺ کے اس فرمان کی صداقت خود بخود مزید کھلتی چلی گئی۔ موٹر کار، ہوائی جہاز، سیٹلائٹ (satellite)، ٹیلیفون، کیمرہ، ٹیلی وژن، ڈش اینٹنا، کمپیوٹر، فیکس (fax) مشین، موبائل فون، انٹرنیٹ، ای میل (e-mail) اور وائس میل (voice mail) وغیرہ سب نت نئی ایجادات اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر گواہی دے رہی ہیں اور اس کے نتیجے میں دنیا کے گلوبل ویلیج (global village) ہونے کا زبان زد عام محاورہ بھی اس پیشگوئی کی صداقت کی تصدیق کر رہا ہے، زمین کے مختلف خطوں کے نقشہ جات بھی تمام کرۂ ارض کو سمیٹ کر دیکھنے والے کی نظر کے دائرے میں لا کھڑا کرتے ہیں اس سلسلے میں google earth جیسی ایجاد بھی یُطْویٰ لَہُ الْاَرْضُ کا حسین نظارہ پیش کرتی ہے۔ وہ فاصلہ جو پہلے زمانے میں مہینوں میں طے ہوتا تھا اب چند گھنٹوں کی مار ہے۔ ذرائع سفر اس قدر تیز ہو گئے ہیں کہ ایک مسافر صبح ناشتہ اگر ایشیا میں کرتا ہے تو شام کا کھانا یورپ میں جا کھاتا ہے اور آئندہ ان وسائل سفر میں مزید تیز رفتاری کی پیشگوئیاں ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں برطانوی انجینئروں نے دنیا کا تیز رفتار مسافر طیارہ A2 نامی بنایا ہے جو لندن سے آسٹریلیا کا سفر 5 گھنٹوں میں طے کرے گا۔ آواز کی رفتار کے مقابلے میں 5 گنا تیز 64 ہزار کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے سفر کرنے والا یہ جہاز 12500 میل تک بغیر کسی وقفہ کے پرواز کر سکے گا۔ کمپنی کے سربراہ نے کہا ہے کہ 25 سال بعد جہاز پرواز کے قابل ہوگا۔ (روزنامہ ''وقت'' لاہور 6 فروری 2008ء صفحہ 13) غرضیکہ دنیا کے فاصلے اب بہت حد تک ختم ہو چکے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ایسے طور سے میرے شامل حال ہے کہ میری اتمام حجت کے لئے اور اپنے نبی کریم کی اشاعت دین کے لئے خدا تعالیٰ نے وہ سامان مقرر کر رکھے ہیں کہ پہلے اس سے کسی نبی کو میسر نہیں آئے تھے۔ چنانچہ میرے وقت میں ممالک مختلفہ کے باہمی تعلقات بباعث سواری ریل اور تار اور انتظام ڈاک اور انتظام سفر بحری اور برّی اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ گویا اب تمام ممالک ایک ہی ملک کا حکم رکھتے ہیں بلکہ ایک ہی شہر کا حکم رکھتے ہیں....''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 170,171)

پس یہ تمام انقلابات جو دنیا میں رونما ہو رہے ہیں جس نے انسان کے طرز حیات کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے روحانی دنیا میں بھی ایک عظیم انقلاب کا ارادہ کیا ہوا ہے، جس طرح خدائے رحمٰن و رحیم نے دنیاوی زندگی میں آسانیاں اور سہولتیں پیدا کر دی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کو اس زمانے میں بھیج کر ہدایت کی راہیں بھی آسان کر کے بتلا دی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''...جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے جسمانی ضرورتوں کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلایا ہے ایسا ہی اب وہ روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لے گا۔ بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے اور بہت سی چمکیں پیدا ہوں گی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی تب آخر میں لوگ سمجھ جائیں گے کہ جو خدا کے سوا انسانوں اور دوسری چیزوں کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیاں تھیں۔ سو تم صبر سے دیکھتے رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرتمند ہے۔ اور دعا میں لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ۔ اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتدا سے وعدہ تھا۔ خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دُور دُور تک اس کی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا۔ کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے کہ مسیح کی منادی بجلی کی طرح دنیا میں پھر جائے گی یا بلند مینار کے چراغ کی طرح دنیا کے چار گوشہ میں پھیلے گی زمین پر ہر ایک سامان مہیا کر دیا ہے اور ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک کے احسن انتظاموں اور سیر و سیاحت کے سہل طریقوں کو کامل طور پر جاری فرما دیا ہے۔ سو یہ سب کچھ پیدا کیا گیا تا وہ بات پوری ہو کہ مسیح موعود کی دعوت بجلی کی طرح ہر ایک کنارہ کو روشن کرے گی۔ اور مسیح کا منارہ جس کا حدیثوں میں ذکر ہے دراصل اُس کی بھی یہی حقیقت ہے کہ مسیح کی ندا اور روشنی ایسی جلد دنیا میں پھیلے گی جیسے اونچے مینار پر سے آواز اور روشنی دُور تک جاتی ہے۔ اس لئے ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسباب سہولت تبلیغ اور سہولت سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص علامت ہے جس کو اکثر نبیوں نے ذکر کیا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے غیر مطبوعہ مواد کے بارہ میں معلومات و معاونت درکار ہے

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے علمی فیضان کو مدون کرنے اور آپ کی جملہ تحریرات کو محفوظ کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر کسی کے پاس سیدنا حضرت مصلح موعود کا کوئی غیر مطبوعہ مسودہ، تقریر، تحریر، خط یا کوئی نادر فوٹو، اسی طرح کوئی آڈیو، ویڈیو ریکارڈنگ موجود ہو تو اس سے ادارے کو مطلع فرمائیں یا پھر اس کی نقل ادارہ ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں تا کہ اس سے استفادہ کر کے افادہ عام کیلئے شائع کی جا سکے۔ ادارہ آپ کے اس تعاون پر از حد شکر گزار ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

فون نمبر: +92-47-6212439 فیکس نمبر: +92-47-6212398

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

اور قرآن بھی کہتا ہے وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ یعنی عام دعوت کا زمانہ جو مسیح موعود کا زمانہ ہے وہ ہے جب کہ اونٹ بے کار ہو جائیں گے یعنی کوئی ایسی نئی سواری پیدا ہو جائے گی جو اونٹوں کی حاجت نہیں پڑے گی اور حدیث میں بھی ہے کہ یُترک القلاص فلا یسعیٰ علیھا یعنی اس زمانہ میں اونٹ بے کار ہو جائیں گے اور یہ علامت کسی اور نبی کے زمانہ کو نہیں دی گئی۔

سو شکر کرو کہ آسمان پر نور پھیلانے کے لئے تیاریاں ہیں، زمین میں زمینی برکات کا ایک جوش ہے یعنی سفر اور حضر میں اور ہر ایک بات میں وہ آرام تم دیکھ رہے ہو جو تمہارے باپ دادوں نے نہیں دیکھے گویا دنیا نئی ہو گئی، بے بہار کے میوے ایک ہی وقت میں مل سکتے ہیں، چھ مہینے کا سفر چند روز میں ہو سکتا ہے، ہزاروں کوسوں کی خبریں ایک ساعت میں آسکتی ہیں ہر ایک کام کی سہولت کے لئے مشینیں اور کلیں موجود ہیں۔ اگر چاہو تو ریل میں یوں سفر کر سکتے ہو جیسے گھر کے ایک بستان سرائے میں۔ پس کیا زمین پر ایک انقلاب نہیں آیا؟ پس جبکہ زمین میں ایک اعجوبہ نما انقلاب پیدا ہو گیا اس لئے خدائے قادر چاہتا ہے کہ آسمان میں بھی ایک اعجوبہ نما انقلاب پیدا ہو جائے اور یہ دونوں مسیح کے زمانہ کی نشانیاں ہیں...''۔(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 17-15)

جب ایک انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی وَالْاَرْض تُقْبَضُ لَهٗ یا تُطویٰ لهٗ الاَرْض کو پڑھتا ہے اور پھر موجودہ زمانے میں دنیا کے global village ہونے کو دیکھتا ہے تو وہ حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح کھول کر امام مہدی کی آمد کی علامات بیان ہوئی ہیں۔ پھر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے باوجود اس امام مہدی اور مسیح موعود سے تعلق بیعت نہ پکڑنا کس قدر بدقسمتی کی بات ہے جبکہ اس کے ساتھ تعلق بیعت پکڑنے کی اہمیت کے متعلق خود حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمادیا ہے کہ وَمَنْ مَسَّ ابْنَ مَرْیَمَ کَانَ مِنْ اَرْفَعِ النَّاسِ قَدْرًا یعنی مسیح موعود کا دامن پکڑنے والا اللہ تعالیٰ کے حضور بڑی قدر و منزلت والا ہوگا۔ اس کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا نہ صرف اس زمانے کے مامور کا انکار ہے بلکہ خود آنحضرت ﷺ کے بیان کردہ احکامات کا انکار ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایسے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اے اس زمانہ کے ننگ اسلام مولویو! تم اللہ جلّ شانہٗ سے کیوں نہیں ڈرتے۔ کیا ایک دن مرنا نہیں یا ہر یک مؤاخذہ تم کو معاف ہے۔ حق بات کو سن کر اور اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کو دیکھ کر تمہیں یہ خیال تو نہیں آتا کہ اب اپنی ضد سے باز آجائیں بلکہ مقدمہ باز لوگوں کی طرح یہ خیال آتا ہے کہ آؤ کسی طرح باتوں کو بنا کر اس کا ردّ چھاپیں تا لوگ نہ کہیں کہ ہمارے مولوی صاحب کو کچھ جواب نہ آیا۔ اس قدر دلیری اور بددیانتی اور یہ بخل اور بغض کس عمر کے لیے۔....

اے حضرات! مرنے کے بعد معلوم ہوگا ذرا صبر کرو، وہ وقت آتا ہے کہ ان سب منہ زوریوں سے سوال کئے جاؤ گے۔ آپ لوگ ہمیشہ یہ حدیث پڑھتے ہیں کہ جس نے اپنے وقت کے امام کو شناخت نہ کیا اور مر گیا وہ جاہلیت کی موت پر مرا۔ لیکن اس کی آپ کو کچھ پرواہ نہیں کہ ایک شخص عین وقت پر یعنی چودھویں صدی کے سر پر آیا اور نہ صرف چودھویں بلکہ عین ضلالت کے وقت اور عیسائیت اور فلسفہ کے غلبہ میں اس نے ظہور کیا اور بتلایا کہ مَیں امام وقت ہوں اور آپ لوگ اس سے مُنکر ہو گئے اور اس کا نام کافر اور دجّال رکھا اور اپنے بدخاتمہ سے ذرا خوف نہ کیا اور جاہلیت پر مرنا پسند کیا۔...''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 293,298)

ایک اور جگہ حضور علیہ السلام ایسے ہی لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خوب یاد رکھو کہ مجھ کو کافر کہنا آسان نہیں۔ تم نے ایک بھاری بوجھ سر پر اُٹھایا ہے اور تم سے ان سب باتوں کا جواب پُوچھا جائے گا۔''

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 6)

✡✡✡✡✡✡

بقیہ: رپورٹ دورہ آئر لینڈ از صفحہ نمبر 16

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے آٹھ بجے یہاں سے روانہ ہو کر واپس اپنے ہوٹل تشریف لے آئے اور اپنے اپارٹمنٹ جانے سے قبل صدر صاحب سے کل کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

آئرلینڈ

ملک آئرلینڈ براعظم یورپ کے انتہائی شمال مغرب میں بحر اوقیانوس کے پانیوں میں واقع ایک جزیرہ ہے۔ 70,273 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا یہ ملک چار صوبوں اور 26 کاؤنٹیز پر مشتمل ہے اور 45 لاکھ نفوس کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ یہاں کی اکثریت تقریباً 95 فیصد لوگ رومن کیتھولک (Roman Catholic) مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور باقی پانچ فیصد کا تعلق دوسرے مختلف مذاہب اور قوموں سے ہے۔

انگریزوں نے بارہویں صدی عیسوی میں آئرلینڈ پر قبضہ جمایا۔ بالآخر ایک طویل جدوجہد کے بعد 1921ء میں آئرلینڈ انگریزوں سے آزاد ہوا۔ مگر جزیرے کا 1/6 حصہ پھر بھی برطانیہ کے زیر اثر رہا جسے شمالی آئرلینڈ کہا جاتا ہے اور اس حصہ کا دارالحکومت بلفاسٹ (Belfast) ہے۔

ملک آئرلینڈ بلند و بالا سرسبز پہاڑوں، دل موہ لینے والی آبشاروں، جھیلوں اور دنیا کے خوبصورت ترین ساحلوں کی وجہ سے سیاحت کے لئے مشہور ہے۔ یہاں بسنے والے دریاؤں میں سے دریائے Shannon سب سے لمبا دریا ہے جس کی لمبائی 370 کلومیٹر ہے جو شمال مغرب سے نکلتا ہے اور جنوب مغرب کی طرف بہتا ہوا بحر اوقیانوس میں مل جاتا ہے جب کہ دوسرا دریا دریائے Wiffey، Wicklow کے پہاڑوں سے راستہ بناتا ہوا شمال مغرب سے 121 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے ڈبلن شہر کے وسط سے گزرتا ہوا بحیرہ آئرش میں جا گرتا ہے۔

آئرلینڈ میں احمدیت کی مختصر تاریخ

آئرلینڈ میں باقاعدہ مشن کے قیام سے پہلے بعض پاکستانی احمدی احباب وہاں جا کر آباد ہوئے۔ سب سے پہلے مکرم محمد حنیف صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سرہندی 1976ء میں ملازمت کے حصول کے لئے وہاں گئے اور گالوے (Galway) شہر میں رہائش پذیر ہوئے۔ بعدازاں وقتاً فوقتاً بعض اور احمدی احباب آئرلینڈ آئے اور مختلف شہروں میں مقیم رہے۔

مشن کے قیام کا جائزہ لینے کے لئے پہلا وفد مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ UK اور مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم (جنرل سیکرٹری جماعت UK) پر مشتمل تھا۔ اگست 1983ء کو آئرلینڈ بھجوایا گیا۔ اس وفد نے ڈبلن اور گالوے دو شہروں کا دورہ کیا اور مشن کے قیام کا جائزہ لیا۔

یہاں مشن کے قیام کے لئے ابتدائی کوششیں جاری رہیں۔ مکرم کلیم احمد صاحب اور ان کے بیٹے ندیم احمد ملک صاحب پر مشتمل واقفین عارضی کا پہلا وفد 12؍اگست 1985ء کو لندن سے آئرلینڈ کے لئے روانہ ہوا۔ اس وفد نے ڈبلن اور گالوے کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کا دورہ کیا اور علمی حلقوں سے رابطہ کر کے جماعت کا تعارف کروایا۔ اخباری نمائندوں سے ملاقات کی جس کے نتیجہ میں کئی اخبارات نے ان کے انٹرویوز شائع کئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایت پر مبلغ سلسلہ مکرم رشید احمد ارشد صاحب پہلے باقاعدہ مبلغ کے طور پر 15؍اگست 1988ء کو لندن سے آئرلینڈ پہنچے اور ابتدا میں محمد حنیف صاحب صدر جماعت آئرلینڈ کے ہاں قیام کر کے نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کے قیام کا اہتمام کیا۔ منتخب احادیث نبوی ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کا آئرش زبان میں ترجمہ کروایا اور مرکزی ہدایت کے تحت مشن ہاؤس کے لئے مکان کی تلاش شروع کر دی۔ چنانچہ گالوے (Galway) میں ایک عمارت 32 ہزار پاؤنڈ میں خرید لی گئی اور 26؍جنوری 1989ء کو مبلغ سلسلہ نئے مشن ہاؤس میں منتقل ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 29؍تا 31؍مارچ 1989ء کو آئرلینڈ کا دورہ فرمایا۔ 31؍مارچ 1989ء کو حضورؒ نے نماز جمعہ مشن ہاؤس میں پڑھائی اور مشن کے باقاعدہ افتتاح کا اعلان فرمایا۔ اس جمعہ کے موقع پر کل 29 افراد نے شرکت کی جس میں آئرلینڈ کی جماعت کے افراد کی تعداد 13 تھی۔ اسی روز شام SouthernGreat ہوٹل میں ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں گالوے کے میئر کے علاوہ 48 معززین شہر نے شرکت کی۔ بعض اخبارات نے حضور انورؒ کے انٹرویوز بعد میں شائع کئے۔

آئرلینڈ میں جب جماعت کے مشن ہاؤس کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اس وقت مقامی طور پر افراد جماعت کی مجموعی تعداد صرف 16 تھی۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئرلینڈ جماعت کی مجموعی تجنید دوسو ساٹھ (260) تک پہنچ چکی ہے۔ اور ملک کے پانچ شہروں Dublin، Galway، Cork، Limerick اور Athlone میں احباب جماعت مقیم ہیں۔ اور یہاں کی جماعت بڑی منظم، مستحکم اور فعال ہے اور مالی قربانی میں پیش پیش ہے۔ ابھی چند ماہ قبل ڈبلن میں دو لاکھ 80 ہزار یورو کی لاگت سے ایک عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی ہے اور اب گالوے میں ایک قطعہ زمین خرید کر اس پر مسجد کی تعمیر کی توفیق پا رہے ہیں۔ الحمدللہ

آئرلینڈ میں اگرچہ جماعت کا باقاعدہ آغاز 1986ء میں اور مشن ہاؤس، جماعتی سینٹر کا قیام 1989ء میں ہوا ہے لیکن اس سے قبل 1926ء میں ایک پہلی آئرش خاتون کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس خاتون کا نام کیتھلین تھا۔ موصوفہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دردؓ کی تبلیغ سے احمدی ہوئیں اور 12 سال کی عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور کچھ عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے گھر میں بھی ٹھہریں۔ حضورؓ نے ان کا نام حنیفہ بیگم رکھا۔ انہوں نے قرآن مجید حضرت پیر محمد منظور صاحب سے پڑھا۔ بعدازاں اس خاتون حنیفہ بیگم کی شادی سید عبدالرزاق شاہ صاحب مرحوم ابن ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی۔ آپ رشتہ میں حضرت سیدہ ام طاہرؓ کی بھابھی تھیں۔ حنیفہ بیگم صاحبہ گیارہ سال تک اپنے میاں کے ساتھ کینیا (Kenya) میں رہیں۔ پھر ایک لمبا عرصہ قادیان میں گزارا۔ بعدازاں اپنے میاں کے ساتھ ہی احمد آباد سٹیٹ سندھ منتقل ہو گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جب بھی احمد آباد سٹیٹ سندھ تشریف لے جاتے تو صبح کا ناشتہ انہی کے گھر تناول فرماتے بلکہ جب واپس جاتے تو پیغام بھیجتے کہ صبح ٹرین ٹاہلی سٹیشن پر رکے گی وہاں ناشتہ تیار ملنا چاہئے۔ آپ گرم گرم ناشتہ تیار کر کے سٹیشن بھیج دیتیں۔ جیسے ہی ٹرین پہنچتی تیار ناشتہ مل جاتا۔ حضورؓ بہت خوش ہوتے اور بہت شکریہ ادا کرتے۔ آپ احمد آباد سٹیٹ میں رہتے ہوئے ٹائیفائڈ سے بیمار ہوئیں اور آپ کا وہیں انتقال ہوا اور وہاں ہی مدفون ہیں۔

کیتھولک ہونے کی وجہ سے یہاں آئرلینڈ کے لوگ عیسائیت میں بہت سنجیدہ ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ آئرلینڈ میں کیتھلزم، ویٹیکن سٹی (Vatican City) (یعنی جہاں پوپ کا قیام ہے اور عیسائیت کا مرکز ہے) سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے حنیفہ بیگم مرحومہ کے علاوہ بعض اور سعید فطرت آئرش باشندے بھی احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔

آئرش قوم سے دوسری بیعت بھی ایک احمدی خاتون کی تھی۔ اس خاتون کا نام Patricia Coy ہے۔ انہوں نے 1965ء میں قبول احمدیت کی سعادت پائی اور ان کی شادی ماریشس کے ایک احمدی دوست عبدالغنی صاحب سے ہوئی۔ 1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورہ برطانیہ کے دوران موصوفہ نے جب حضورؒ سے ملاقات کی تو ان کی زندگی میں ایک تغیر پیدا ہوا اور اپنے ایمان اور اخلاص میں اس قدر ترقی کی کہ ایک لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس رہیں۔ موصوفہ عبدالغنی جہانگیر خان صاحب انچارج فرنچ ڈیسک UK کی والدہ محترمہ ہیں۔

آئرش قوم سے احمدی ہونے والوں میں ایک مکرم ابراہیم نونن صاحب ہیں جو اس وقت آئرلینڈ میں مبلغ سلسلہ ہیں۔ یوکے میں بھی بطور مبلغ سلسلہ کام کر چکے ہیں اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ بھی رہ چکے ہیں۔ آپ نے 1991ء میں بیعت کی سعادت پائی۔

ایک اور نوجوان مکرم یوسف Pender صاحب ہیں جنہوں نے 2005ء میں احمدیت قبول کی ہے۔ موصوف جماعتی خدمات میں پیش پیش ہیں۔

قبول احمدیت کی سعادت پانے والی ایک خاتون مکرمہ فیونا O Kefe صاحبہ ہیں۔ جو اس وقت امریکہ میں زیر تعلیم ہیں۔ موصوفہ نے 2007ء میں بیعت کی۔

ایک خاتون مکرمہ ایما اعجاز ہے جس نے گزشتہ سال 2009ء میں بیعت کی اور ایک احمدی نوجوان اعجاز صاحب سے ان کی شادی ہوئی ہے۔

اس وقت بھی آئرش نوجوان رابطہ میں ہیں اور زیر تبلیغ ہیں اور جماعت کے قریب آرہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے ہیں۔ اب انشاء اللہ العزیز اس سرزمین پر بھی برکتوں اور کامیابیوں کے دروازے کھلیں گے اور احمدیت فتوحات کے ایک نئے دور میں داخل ہوگی اور دوسری اقوام کی طرح آئرش قوم بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چشمہ سے سیراب ہوگی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہوگی۔ انشاء اللہ

(باقی آئندہ)

✡✡✡✡✡✡

جماعت احمدیہ جاپان کے 23ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

جماعت جاپان کی مرکزی ویب سائٹ کا اجراء اور احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جاپان کا قیام

(رپورٹ: انیس احمد ندیم۔مبلغ انچارج جاپان)

جاپان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا آغاز 1981ء میں ہوا جب مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امیر و مربی انچارج تھے۔اس کے بعد تسلسل سے ہر سال جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے اور دنیا کے بیشتر ممالک کی طرح جاپان بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس متبرک یادگار سے مستفیض ہو رہا ہے۔

جماعت احمدیہ جاپان کا مرکز وسطی جاپان کے صنعتی شہر ناگویا میں واقع ہے۔امسال کے جلسہ سالانہ کے لیے ناگویا شہر کا انتخاب ہوا۔اور جاپان میں چھٹیوں کی مناسبت سے یکم سے تین مئی 2010ء کی تاریخیں تجویز کی گئیں۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے جلسہ کے انعقاد اور افسر جلسہ سالانہ کی منظوری کے بعد انتظامیہ تشکیل دی گئی۔

جماعت احمدیہ جاپان کی تیئسویں مجلس شوریٰ

یکم مئی کو نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد جماعت احمدیہ جاپان کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔امسال کی مجلس شوریٰ کا ایجنڈا ''بد رسوم سے اجتناب'' اور'' جاپانی زبان میں لٹریچر کی اشاعت کے جائزہ'' نیز بجٹ آمد وخرچ برائے سال 2010-2011ء کی تجاویز پر مشتمل تھا۔

جلسہ سالانہ کا آغاز

مؤرخہ 2 مئی 2010ء کو صبح 10:15 بجے پرچم کشائی کے ساتھ جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔لوائے احمدیت خاکسار نے جبکہ جاپان کا قومی پرچم ہمارے جاپانی احمدی مسلمان بھائی مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب نے لہرایا۔پرچم کشائی کی تقریب کے موقع پر بچے اور بچیاں مترنم آواز میں'' اے لوائے احمدیت قوم احمد کے نشاں ۔تجھ پہ کٹ مرنے کو ہیں تیار تیرے پاسباں'' ترانے کی صورت میں پڑھتے رہے۔

جلسہ سالانہ کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ امجد عارف صاحب نے کی۔محمد عصمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا جس کے بعد خاکسار نے حاضرین کی خدمت میں چند گذارشات پیش کیں اور دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ جاپان کے تیسویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کیا۔عزیزم عمر احمد ڈار نے ترانہ پیش کیا جس کے بعد مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مبلغ سلسلہ نے ''صحابہ اور مالی قربانیاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔

جلسہ سالانہ جاپان کا دوسرا سیشن دوپہر کھانے کے وقفہ اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد شروع ہوا۔یہ سیشن مکمل جاپانی زبان میں تھا۔اس کی صدارت مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب اور مکرم اویس کوبایاشی صاحب نے کی۔پہلی تقریر مکرم محمد عصمت اللہ صاحب کی تھی جس کا عنوان تھا ''جماعت احمدیہ کا تعارف اور امتیاز'' دوسری تقریر مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب نے'' جماعت احمدیہ خدمت خلق کے میدان میں'' کے موضوع پر کی۔اس سیشن کی آخری تقریر مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب کی تھی جنہوں نے اپنے قبول احمدیت کی داستان بیان کی۔

پہلے دن کی کارروائی کا تیسرا سیشن مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مبلغ سلسلہ کی صدارت میں شروع ہوا۔یہ ایک خصوصی نشست تھی جس کا عنوان تھا'' ہمارے معاشرتی مسائل اور ان کا حل''۔اس سیشن کی پہلی تقریر ڈاکٹر عمران خان صاحب نے'' قرض اور لین دین سے متعلق اسلامی تعلیم'' کے موضوع پر کی۔مبشر احمد زاہد صاحب کی تقریر کا عنوان تھا ''تربیت اولاد کی خاطر وقت اور مال کی قربانی'' جبکہ اس سیشن کی آخری تقریر میں خاکسار نے ''نظام سلسلہ کی تعلیم کے مطابق رشتہ کرنے کی اہمیت'' سے متعلق گزارشات پیش کیں۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا قیام

جلسہ سالانہ کے پہلے دن جلسہ کی کارروائی کے اختتام پر احمدی طلباء کی ایک میٹنگ نیشنل صدر جماعت کے ساتھ منعقد ہوئی۔خاکسار نے بطور احمدی اپنا اعلیٰ اخلاقی معیار قائم رکھنے، تعلیمی میدان میں محنت سے آگے بڑھنے اور اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے اپنی یونیورسٹیوں اور اداروں کی سطح پر کوششیں کرنے کا ٹارگٹ تمام طلباء کو دیا گیا۔مکرم ڈاکٹر عمران خان صاحب ایک سال کے لیے ایسوسی ایشن کے چیئرمین اور مکرم عمر احمد ڈار صاحب سیکرٹری مقرر ہوئے۔

مؤرخہ 3 مئی 2010ء کو جلسہ سالانہ کی کارروائی صبح 10:00 بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔اس سیشن کی پہلی تقریر'' آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعالمین'' جاپانی زبان میں تھی جو مکرم اطہر احمد ڈار صاحب نے کی۔دوسری تقریر مکرم حافظ امجد عارف صاحب نے کی جس کا عنوان تھا ''سیرۃ حضرت مسیح موعود عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں''۔''اسلام اور خدمت خلق'' کے موضوع پر جاپانی زبان میں مکرم ناصر ندیم بٹ صاحب نے تقریر کی ۔مکرم محمد عصمت اللہ صاحب کی نظم کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مبلغ سلسلہ نے'' پاکستان میں جماعتی حالات اور جماعت احمدیہ کی قربانیوں'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس سیشن کے مہمان خصوصی مرکزی آڈیٹر مکرم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب تھے۔آپ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک نسل سے ہے۔آپ جماعتی دورہ پر ان دنوں جاپان میں تھے اور خصوصی درخواست پر جلسہ سالانہ کے اس سیشن میں شرکت کی اور اختتامی تقریر کی۔آپ نے جماعت کو مالی قربانی کی اہمیت اور برکات سے روشناس کرواتے ہوئے قرآن کریم ،احادیث اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے ارشادات پیش کئے۔

جماعت احمدیہ جاپان کی ویب سائٹ کا اجراء

جلسہ سالانہ کے اس سیشن میں مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے دعا کے ساتھ جماعت جاپان کی ویب سائٹ کا افتتاح کیا۔ویب سائٹ کی تیاری کے کام میں ہمارے احمدی بھائی مکرم جاوید مرزا صاحب نے انتھک محنت اور لگن سے خدمت کی توفیق پائی۔فجز اھم اللہ احسن الجزاء

ہمارے جاپانی احمدی بھائی مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب جنہیں جاپانی زبان میں ترجمہ کی توفیق ملی ہے۔گزشتہ دنوں تقریباً چھ ماہ کے لیے نظر ثانی کے کام کے لیے ربوہ تشریف لے گئے تھے۔اظہار تشکر کے لیے جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اور خوبصورت سوئیٹر تحفہ دیا گیا۔اسی طرح اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے احمدی طلباء مکرم ڈاکٹر عمران خان صاحب(PHD Tsukuba University) مکرم لقمان احمد صاحب(PHD Sapporo University) اور مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ (PHD Kyoto University) کو تحائف دیئے گئے۔دوران سال تین احمدی بچوں کو قرآن کریم مکمل کرنے کی توفیق ملی ۔اس عظیم سعادت کے حصول پر عزیزم غلام احمد اور مرتاض احمد رضی کو بھی تحائف دیئے گئے۔

خاکسار نے اپنی اختتامی گزارشات میں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعائیہ تحفہ پیش کیا جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ شامل ہونے والوں کو ہر یک قدم پر اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔دعوت الی اللہ کے میدان میں اس سال کو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا سال منانے کی خصوصی تحریک احباب کی خدمت میں پیش کی۔جلسہ کے کارکنان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے احباب جماعت احمدیہ ناگویا کے لیے خصوصی اظہار تشکر کیا جنہوں نے جلسہ سالانہ کے لیے آنے والے مہمانوں کے لیے اپنے گھر پیش کئے اور انتظام میں بھرپور تعاون فرمایا۔شعبہ ضیافت اور دیگر ڈیوٹی دینے والوں نے غیر معمولی محنت اور خلوص سے مہمان نوازی کی توفیق پائی۔فجز اھم اللہ احسن الجزاء

مہمان خصوصی مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ جاپان کا 23واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔جلسہ سالانہ میں جاپانی احمدیوں سمیت، سری لنکا، انڈونیشیا، نائجیریا، بھارت، برما اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب شریک ہوئے۔مجموعی حاضری 162 رہی۔

28 مئی کے جاں نثاروں کے نام

یہ کون نیزے پہ اٹھ کر ہنسا ہے مقتل میں
ہوا کے ہونٹوں پہ لوگو! یہ نام کس کا ہے؟
کھڑے ہیں دونوں جہاں اشک بار، لب بستہ
قضا کے چہرے پہ نقش دوام کس کا ہے؟
یہ کیسے چاند زمیں میں اتار آئے ہیں؟
زمانے چپ ہیں کہو یہ مقام کس کا ہے؟
ہزار پردوں میں قاتل چھپے مگر پھر بھی
لہو پکار رہا ہے یہ کام کس کا ہے؟
نہ بے قراری ، نہ ڈر ہے ، نہ مصلحت کی آڑ
یہ کیسی قوم ہے ؟ اور یہ امام کس کا ہے؟
ہیں کن کے نام ہمیشہ کی جنتوں کی نوید
بتا اے ساقیٔ کوثر یہ جام کس کا ہے؟
یہ کس کے نام پہ اشکوں کے قافلے ہیں رواں
یہ ایک ذکر لبوں پہ مدام کس کا ہے؟

(ف ۔ ظھور)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس(30)پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس(45)پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ(65)پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت شیخ خدا بخش صاحب لائلپوریؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15 و 18 دسمبر 2008ء میں مکرم ملک محمد شریف صاحب لائلپوری نے اپنے والد حضرت شیخ خدا بخش صاحب لائلپوری کی سیرت و سوانح پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

حضرت شیخ خدا بخش صاحبؓ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ والدین کا سایہ بچپن میں سر سے اُٹھ گیا تو پرورش چچا نے کی جو کہ ریاست اندور میں فوج میں ملازم تھے۔ پنشن ملنے پر چچا وزیرآباد آکر آباد ہوگئے۔ شیخ صاحب ابھی نوجوان ہی تھے کہ چچا بھی انتقال کرگئے۔

شیخ صاحب صرف پرائمری پاس تھے۔ مذہبی تعلیم وزیرآباد میں نامور اہل حدیث عالم حافظ عبدالمنان وزیرآبادی سے حاصل کی تھی جنہیں حضرت مسیح موعودؑ نے دعوت مباہلہ بھی دی تھی۔ حضرت شیخ صاحبؓ گو حافظ قرآن نہ تھے لیکن قرآن شریف کی آیات ازبر تھیں۔ نماز، روزہ اور تہجد کے بہت پابند تھے۔ وزیرآباد میں آپ کے ایک دوست شیخ جان محمد صاحب احمدی ہوئے تو انہوں نے آپ کو بھی احمدیت کی دعوت کی۔ آپ نے اس کا ذکر حافظ عبدالمنان سے کیا جنہوں نے اُس حدیث کا حوالہ دیا جس میں کسوف وخسوف کا ذکر ہے۔ آپ نے اپنے دوست کو اسی حدیث کا حوالہ دیا۔ 1894ء میں اللہ تعالیٰ نے جب یہ نشان ظاہر فرمایا تو پھر دوست نے آپ کو آپ کی بات یاد دلائی۔ اس پر آپ دوبارہ حافظ عبدالمنان کے پاس آئے اور تمام ماجرا بیان کیا۔ حافظ صاحب کہنے لگے کہ میاں یہ حدیث ضعیف ہے۔ آپ نے شیخ محمد جان صاحب کو یہ جواب سنایا تو وہ ہنس پڑے اور پوچھا کہ جو حدیث آج تک ثقہ تھی وہ پوری ہونے کے بعد ضعیف کیسے ہوگئی؟۔ یہ بات جب آپ نے حافظ عبدالمنان سے بیان کی تو وہ آگ بگولہ ہوکر کہنے لگا کہ خدا بخش معلوم ہوتا ہے تم مرزائی ہوگئے ہو۔ اس لئے میں اب صبح کا ناشتہ تمہارے گھر پر نہ کروں گا اور نہ تمہارے گھر میں داخل ہوں گا۔ (وہ ناشتہ روزانہ آپ کے ہاں آکر کیا کرتا تھا)۔

حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیرآبادی کے وزیرآباد میں ہزارہا شاگرد تھے اور علاقہ میں بہت قدرومنزلت تھی مگر اُن کے احمدی ہوجانے پر مخالفت بھی بہت تھی۔ اُن کے کہنے پر شیخ صاحب نے قادیان جانے کا ارادہ کیا۔ اگرچہ دوستوں نے بہت منع کیا لیکن آپ قادیان چلے آئے۔ جب آپ نے پہلی بار حضرت اقدسؑ کا نورانی چہرہ دیکھا تو دل نے گواہی دی کہ یہ منہ جھوٹے کا نہیں ہوسکتا۔

دوسرے دن صبح حضورؑ سیر کے لئے تشریف لے گئے تو عبدالحق نامی لڑکا بھی قادیان میں آیا ہوا تھا اور حضورؑ سے اُس نے چھ سوالات کا جواب چاہا تھا۔ سیر کے لئے حضور دو تین میل دُور تشریف لے گئے اور آتے اور جاتے وقت عبدالحق کے ایک سوال کا جواب مکمل ہوا۔ اس پر اُس نے کہا کہ اُسے مزید کچھ نہیں پوچھنا اور وہ بیعت کرنا چاہتا ہے۔ حضورؑ نے اسے مزید تحقیق کرنے کا ارشاد فرمایا لیکن وہ بیعت پر مصر رہا۔ چنانچہ حضورؑ نے احمدیہ چوک میں کھڑے ہوکر اُس کی بیعت لی۔ اس وقت حضرت شیخ صاحبؓ نے بھی بیعت کرلی۔

قادیان سے واپس آنے کو آپؓ کا دل نہ چاہتا تھا مگر گھر کے حالات نے واپس آنے پر مجبور کردیا۔ پھر جب کبھی کاروبار کے سلسلہ میں لاہور اور امرتسر تشریف لے جاتے تو قادیان بھی ہوکر آتے۔ آپؓ نے وزیرآباد میں خوب تبلیغ شروع کی اور ہر مخالفت کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا۔ کئی مساجد میں مجمعوں سے بھی خطاب کرنے جاتے رہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے سفر جہلم میں حضورؑ کا ہمسفر بننے کی سعادت بھی آپ کو نصیب ہوئی۔ آپؓ ریل کے اُسی ڈبہ میں ایک دروازہ پر پہرہ دار کی حیثیت سے مقرر تھے۔ اس سفر کے حالات بیان کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں کہ منتظمین کی طرف سے ہدایت تھی کہ کوئی شخص اندر داخل نہ ہو۔ لیکن کئی لوگ بڑی لجاجت سے زیارت کرانے کی درخواست کرتے اور آپؓ بعض کو یہ موقع دیدیتے۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنی نشست پر منہ پر رومال رکھے نظریں نیچی کئے تشریف فرما تھے۔ گجرات کے سٹیشن پر ایک جم غفیر حضورؑ کی زیارت کے لئے موجود تھا۔ احمدی تحصیلدار چوہدری نواب خاں صاحبؓ نے دعوت طعام کا بندوبست کیا ہوا تھا اور اپنے خدام کو حکم دیا تھا کہ پلاؤ اور زردہ کی بڑی بڑی طشتریاں بھر کر ڈبوں میں تقسیم کرتے چلے جاؤ اور یہ بتادو کہ جب دوست چاول کھالیں تو چلتی گاڑی سے لائن کے ساتھ ساتھ طشتریاں پھینکتے چلے جائیں ہم خود اکٹھی کرلیں گے۔ اتنا باافراط کھانا تھا کہ گاڑی میں سوار ہر ایک شخص نے، خواہ وہ احمدی تھا یا غیراحمدی، سیر ہوکر کھایا۔ سفر میں حضور کو الہام ہوا ''میں ہر ایک پہلو سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا''۔ یہ الہام اسی وقت سنا دیا گیا۔ گوجرانوالہ، وزیرآباد، گجرات، لالہ موسیٰ اور جہلم کے سٹیشنوں پر اس قدر لوگ زیارت کے لئے آئے کہ انسانوں کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدسؑ کی شخصیت میں وہ جذب پیدا کردیا تھا کہ باوجودیکہ یہ ہجوم احمدی نہ تھا لیکن لوگ زیارت کے لئے اس قدر بیتاب تھے کہ آپ کے چہرہ مبارک کی محض ایک جھلک دیکھ لینے کے لئے سر پیر کا زور لگاتے تھے اور جب سامنے آتے تو ادب اور احترام سے جھک جھک جاتے تھے۔ ان سٹیشنوں پر جب پلیٹ فارم کے ٹکٹ ختم ہوگئے تو لوگ پھاٹک توڑ کر اندر گھس آئے۔ ریلوے ملازمین نرمی سے گرمی سے جس طرح ممکن تھا لوگوں کو ٹرین سے الگ کرنے کی کوشش کرتے لیکن وہ جذب مقناطیسی تھا کہ لوگ گاڑی سے چمٹے چلے جاتے تھے۔

جہلم کے سٹیشن پر زائرین کے ہجوم کا یہ حال تھا کہ جہاں تک نظر جاتی، اردگرد کے مقامات اور سڑکیں تک انسانوں سے پٹی پڑی تھیں۔ حضرت صاحب کا سیکنڈ کلاس کا کمرہ ریزرو تھا اس لئے اس کو کاٹ کر گاڑی سے الگ کردیا گیا۔ ایک انگریز اور اس کی بیوی ہاتھ میں کیمرہ لئے ہجوم میں دھکے کھاتے پھرتے تھے کہ کوئی موقعہ ملے تو حضور کا فوٹو حاصل کریں۔ حضرت اقدس بڑی مشکل سے سٹیشن سے باہر نکل کر فٹن پر سوار ہوئے تو اب ہجوم کی وجہ سے سواری کا چلنا مشکل تھا۔ راجہ غلام حیدر خاں تحصیلدار جہلم حضرت اقدس کی فٹن کے ساتھ ساتھ ہجوم کے ریلے کو روکتے اور مناسب انتظام کرتے چلے جارہے تھے۔ سردار ہری سنگھ رئیس اعظم جہلم نے اپنی کوٹھی پیش کی تھی۔ جب حضور اندرون کوٹھی تشریف لے گئے تو باہر بہت بڑا ہجوم حضور کی زیارت کے لئے بیتاب کھڑا تھا۔ چنانچہ راجہ غلام حیدر خان صاحب تحصیلدار نے خدمت اقدس میں درخواست کی کہ حضور کوٹھی کے اوپر چڑھ کر لوگوں کو زیارت کرادیں۔ حضور نے منظور کرلیا اور ایک کرسی پر کافی دیر تشریف فرما رہے۔ جماعت احمدیہ جہلم نے حضور اور آپ کے رفقاء کی مہمانی کا حق ادا کردیا۔ تین دن حضور اس مقدمہ کی وجہ سے ٹھہرے اور ان تین دنوں میں کئی سو آدمیوں نے دو وقت کا کھانا کھایا۔

اس سفر میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ شہید بھی حضورؑ کے ہمرکاب تھے۔ دوسرے دن مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ عدالت کے باہر خلقت ہزارہا کی تعداد میں کھڑی ہوئی نہایت جوش اور خلوص سے آپ کی زیارت میں منہمک تھی اور کوئی وہاں سے ہلنے کا نام نہ لیتا تھا۔ حضورؑ کے خدام میں موجود خان عجب خان صاحب اس جذب اور تصرف روحانی کو دیکھ کر فرط محبت میں دیوانہ کی طرح ہوگئے اور ان پر ایک رقت طاری ہوگئی اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دوں۔ آپؑ نے ہاتھ آگے کردیا اور انہوں نے کمال محبت سے حضور پُرنور کے ہاتھ کو چوم لیا۔ اس کے بعد حضورؑ نے ایک نہایت ہی پُرمعارف تقریر فرمائی۔

جب عدالت میں مقدمہ پیش ہوا اور حضور کمرہ عدالت میں داخل ہوئے تو مجسٹریٹ تعظیماً کھڑا ہوگیا ور حضور کو کرسی پیش کی گئی۔

جب حضرت اقدسؑ جہلم سے واپس قادیان روانہ ہوئے تو اپنی قیام گاہ سے پیدل ہی سٹیشن کی طرف چل پڑے۔ راستے میں ایک احمدی کی درخواست پر چند منٹ کے لئے اُس کے مکان پر تشریف لے گئے۔ واپسی ریلوے سٹیشنوں پر پھر وہی ہجوم تھا۔ حضرت شیخ صاحبؓ وزیرآباد میں اتر گئے اور حضورؑ لاہور سے ہوکر قادیان تشریف لے آئے۔

حضرت شیخ صاحبؓ کو اکتوبر 1904ء میں سفر سیالکوٹ میں بھی حضورؑ کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضورؑ قادیان سے روانہ ہوکر امرتسر و لاہور سے ہوتے ہوئے وزیرآباد پہنچے۔ گاڑی کے دو ڈبے ایک تھرڈ کلاس اور ایک سیکنڈ کلاس کے ریزرو تھے جنہیں وزیرآباد میں کاٹ کر سیالکوٹ والی گاڑی کے ساتھ لگایا جانا تھا۔ لیکن سٹیشن پر اس قدر ہجوم تھا کہ ریلوے ملازمین کو گاڑی کے ڈبے کاٹنے مشکل ہوگئے۔ سیالکوٹ کے سٹیشن پر بھی انبوہ خلائق تھا۔ جماعت سیالکوٹ کی طرف سے اس پلیٹ فارم پر روشنی کا بہت اچھا انتظام تھا۔ پولیس کا انتظام بھی بہت اعلیٰ تھا۔ حضرت اقدس گاڑیوں کے جلوس میں شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ جلوس کے آگے مہتابیاں چھوڑ کر روشنی کی جاتی تھی کیونکہ اس وقت سڑکوں پر روشنی کا انتظام نہ تھا۔ مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا کہ کوئی حضرت اقدس کو دیکھنے نہ جائے مگر ان کی کسی نے نہ سنی۔ حضرت اقدس کو حضرت حکیم حسام الدین صاحبؓ کے مکان پر ٹھہرایا گیا۔

2/نومبر 1904ء کو حضرت اقدس علیہ السلام کا مشہور لیکچر حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹیؓ نے حضورؑ کی موجودگی میں ہزارہا کے مجمع میں پڑھ کر سنایا۔ سیالکوٹ میں اس سے پہلے ایسا عظیم الشان اجتماع کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا۔ سیالکوٹ کے معززین اور ذی علم طبقہ میں کوئی ایسا نہ تھا جو وہاں موجود نہ تھا۔ لوگ کرسیوں اور فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ جلسہ کے صدر قرار پائے۔ جب لیکچر ختم ہوا تو حضرت اقدسؑ کی واپسی کے لئے ایک بند گاڑی کا بندوبست کیا گیا۔ جونہی یہ گاڑی جلسہ گاہ سے روانہ ہوئی تو مخالفین نے اس پر بے تحاشا پتھر برسائے مگر حضور بفضل اللہ تعالیٰ محفوظ رہے۔ اس سفر میں بھی کثرت سے بیعت ہوئی۔

واپسی کے سفر میں گاڑی وزیرآباد پہنچی تو ڈسکہ کے مشنری پادری سکاٹ نے حضرت اقدسؑ سے آکر ملاقات کی۔ اُس کے ساتھ عبدالحق بھی تھا۔ اُس نے عبدالحق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے ہمارا ایک نوجوان لے لیا ہے۔ پھر دیر تک گفتگو ہوتی رہی اور جب وہ حضورؑ کے دلائل کا جواب نہ دے سکا تو اٹھ کر چلتا بنا۔ حضرت شیخ صاحبؓ لاہور تک گاڑی میں گئے اور وہاں سے واپس آگئے۔

حضرت شیخ صاحبؓ 1900ء میں ہی لائل پور (فیصل آباد) آگئے تھے مگر مستقل سکونت 1904ء میں اختیار کی۔ آپؓ نے یہاں بھی تبلیغ جاری رکھی اور وقتاً فوقتاً علماء کرام بلواکر چھوٹے پیمانہ پر جلسے بھی منعقد کرتے۔ آپؓ کی دکان ریل بازار میں تھی اور مرکز تبلیغ بنی رہتی تھی۔ کچھ نو احمدی اور کچھ مخلص احمدیوں کے لائل پور آنے سے ایک مضبوط جماعت یہاں بن گئی۔

رسالہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا جولائی تا ستمبر 2008ء میں شامل اشاعت مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کے کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہم نے اک مرد باخدا دیکھا
نور ہی نور سے بھرا دیکھا
جس کو کم گو تھا اب تلک پایا
اس کو کل بولتے جدا دیکھا
اس کا ہر بول تھا خدائی بول
اس میں بس بولتا خدا دیکھا
تھا زبانوں پہ نعرۂ تکبیر
دل کو بھی عجز سے جھکا دیکھا

قریبی دیہات میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ آپؓ بہت مہمان نواز تھے اور احمدی بلاتکلّف آپؓ کے پاس آ کر قیام کرتے تھے۔ کئی احمدی جو لائل پور کے سٹیشن سے گزرتے، اُن کے لئے کئی بار آپ کھانا لے کر سٹیشن پر پہنچاتے۔

بہت سے بزرگوں نے کئی بار بڑی محبت سے حضرت شیخ صاحبؓ کی سادہ مگر پُرخلوص مہمان نوازی کو بڑی محبت سے یاد رکھا اور اس کا بار بار اظہار بھی کیا۔ بہت سے عام احمدیوں نے بھی آپؓ کی اولاد سے آپ کے اخلاص اور احمدیوں سے محبت کے واقعات کثرت سے بیان کئے جن میں سے بعض اس مضمون میں شامل اشاعت ہیں۔

طاعون کی وبا میں آپؓ نے پختہ ایمان کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ایک نوکر کی تیمارداری کرتے رہے جسے طاعون ہوگئی تھی۔ دوسرے لوگ آپؓ کو متنبہ کرتے لیکن آپؓ اسے بھی تبلیغ کا ایک ذریعہ بنالیتے۔ وہ بیچارہ تو لقمہ اجل ہوگیا۔ مگر آپؓ کو تبلیغ کا بہت موقع ملا۔ جب لائل پور میں طاعون نے اتنا زور پکڑا کہ سوسو اور دو دوسو موتوں تک روزانہ تعداد پہنچ گئی اور لوگ خائف ہوکر اپنے گھربار کھلے چھوڑ کر شہر سے باہر جنگل میں خیمہ زن ہو گئے تو ریل بازار میں سوائے آپؓ کے کوئی شخص موجود نہ رہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی حفاظت بھی فرمائی۔ جب طاعون کا زور ختم ہوا اور لوگ اپنے گھروں میں واپس آئے تو آپؓ کو زندہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ اس سے آپؓ کی عزت اور احترام ہر مذہب والے کے دل میں پیدا ہوگئی۔ ایک دفعہ ایک سخت مخالف نے ایک اپنے واقف کار انسپکٹر پولیس سے مل کر آپؓ کو ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ کرنا چاہا اور آپؓ پر یہ الزام لگایا کہ بڑے بڑے نامی بدمعاش آپؓ کے پاس آ کر ٹھہرتے ہیں۔ انگریز پولیس کپتان نے آپؓ کو بلایا تو آپؓ کو کچھ علم نہ تھا کہ کیا بات ہے اس لئے آپ پر کوئی گھبراہٹ نہ تھی۔ آپ دعائیں کرتے ہوئے پولیس کپتان کی کچہری میں حاضر ہوگئے۔ آپؓ کی عادت تھی کہ کسی بڑے افسر کے پاس جاتے تو کمرہ میں داخل ہونے سے پہلے 33 مرتبہ یا حفیظ یا عزیز پڑھ کر کمرہ میں داخل ہوتے ہی افسر کے منہ پر پھونک مار دیا کرتے تھے۔ آپ جب کمرہ عدالت میں حاضر ہوئے تو پولیس کپتان آپؓ کی شکل وصورت دیکھ کر حیران رہ گیا اور اُس نے انسپکٹر پولیس سے پوچھا کہ کیا یہی شخص ہے جس پر یہ الزام ہے۔ آپؓ نے بتایا کہ میں لائل پور کا شہر آباد ہونے سے پہلے یہاں پر آ کر آباد ہوا تھا اور مجھے 40 سال یہاں آباد ہوئے ہو گئے ہیں۔ لائل پور شہر کا ہر فرد مجھ سے اور میرے چال چلن کا واقف ہے، خواہ وہ ہندو ہو، سکھ ہو، عیسائی ہو یا مسلمان ہو وہ میرے حق میں شہادت دے گا۔ اس بات کا کپتان پولیس پر بہت اثر ہوا اور اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو ہر شر سے محفوظ رکھا۔

اسی طرح ایک شخص نورالدین کشمیری پر آپؓ کے بہت احسان تھے لیکن اُس نے آپؓ کی بہت مخالفت کی اور یہاں تک دعویٰ سے کہا کہ میں آپ کو اب لائل پور شہر میں نہیں رہنے دوں گا۔ چنانچہ اس نے بہت حیلے کئے اور کئی مکر و فریب کئے۔ آپ پر ایک دو مقدمات بھی جھوٹے دائر کئے۔ مگر وہ اپنی ہر تدبیر میں بری طرح ناکام ہوتا گیا۔ آخر اس کا یہ حشر ہوا کہ بہت بے عزت ہوکر شہر لائل پور سے نکل کر مختلف مقامات سے ہوتا ہوا کسمپرسی کی حالت میں لاہور منتقل ہوا اور بے نیل و مرام اس دنیا سے رخصت ہوا۔ لیکن اُس نے اپنی زندگی میں آپؓ کے بیٹوں سے مل کر اپنی غلطیوں پر ندامت کا اظہار کیا اور یہ بھی کہا کہ اُس کی تباہی آپؓ کے خلاف سازشوں کا نتیجہ ہے۔

حضرت شیخ صاحبؓ کو قادیان اور حضرت مسیح موعودؑ سے ایک عشق تھا اور کثرت سے قادیان تشریف لے جایا کرتے تھے۔ کئی بار جب جاتے تو بس وہیں کے ہو جاتے اور آپؓ کی اہلیہ ملازم کو قادیان بھیج کر آپؓ کو واپس بلایا کرتیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہوئی تو آپؓ سخت صدمہ کی حالت میں قادیان پہنچے اور حضرت خلیفہ اوّل کی بیعت میں شامل ہوئے۔ پھر خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت آپؓ خلافت سے وابستہ رہے اور لائل پور کے احباب کو فتنہ سے بچانے کے لئے کوششوں اور دعاؤں میں مصروف رہے۔ آپؓ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے احباب کی راہنمائی بھی فرمائی۔

حضرت شیخ صاحبؓ کو مرکز سے اتنی محبت تھی کہ آپؓ نے اپنے دوستوں سے کہا ہوا تھا کہ جس جلسہ سالانہ پر میں حاضر نہ ہوا تو سمجھ لینا کہ میں اس دنیا میں موجود نہیں ہوں۔

حضرت شیخ صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ نے اچھی صحت عطا کی ہوئی تھی اور آپ کبھی بیمار نہ ہوئے تھے۔ ایک دفعہ ہی بیمار ہوئے اور یہ بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ ایک مہینہ بیمار رہنے کے بعد آپؓ کی وفات ہوئی۔

حضرت شیخ صاحبؓ کے ایک بیٹے محترم ملک محمد نذیر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے حفاظت مرکز کے لئے خود کو پیش کرنے کی توفیق عطا کی۔

جزائر برمودہ کی پراسراریت

بعض باتوں کا جواب ابھی سائنس اور ٹیکنالوجی کے دَور میں بھی انسان کو نہیں مل سکا۔ ان امور میں زمین کی تخلیق کے علاوہ اہرام مصر کی تعمیر، برمودہ ٹرائی اینگلز اور UFOs (Unidentified Flying Objects) یعنی اڑن طشتریوں کا وجود بھی شامل ہیں۔ روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ یکم نومبر 2008ء میں مکرم سید محمود صادق شیرازی صاحب کے قلم سے ایک معلوماتی مضمون اس حوالہ سے شامل اشاعت ہے۔

برمودہ کے جزائر امریکہ کے مشرقی ساحل سے بحراوقیانوس کے شمال مغربی خطے میں 570 میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔ یہ 145 جزائر کا مجموعہ ہیں جن کا کل رقبہ 21 مربع میل ہے۔ یہ جزائر برطانوی نوآبادی ہیں لیکن دو مربع میل کی ایک پٹی امریکہ کو فوجی مقاصد کے لئے 99 سالہ لیز پر دی گئی ہے۔ جزائر کے اس مجموعے میں سے صرف بیس پر انسانی آبادی ہے۔ گریٹ برمودہ سب سے بڑا جزیرہ ہے جس کی لمبائی چودہ میل ہے۔ یہ جزیرہ ایک ہسپانوی ملاح خوان برمودہز نے 1503ء میں دریافت کیا تھا اور اسی کے نام پہ اس جزیرے کا نام رکھا گیا۔

برمودہ کی آب و ہوا سارا سال معتدل رہتی ہے۔ پہلے اس جزیرے کا دارالحکومت سینٹ جارج تھا لیکن اب ہیملٹسن ہے جو سیاحوں کے لئے بڑی کشش رکھتا ہے۔ برمودہ میں منتخب پارلیمنٹ اور حکومت کا قیام 1620ء میں عمل میں آیا تھا۔ برمودہ کے جزائر کی زمین زیادہ تر کوہستانی ہے جس کی سطح سمندر سے زیادہ سے زیادہ 260 فٹ بلند ہے۔ جزائر برمودہ میں پھولدار درختوں اور پودوں کی 950 اقسام پائی جاتی ہیں۔ ایک مقامی پودا صنوبر یہاں کثرت سے پایا جاتا ہے جس نے ان جزائر کو ڈھانپ رکھا ہے۔ ان جزائر میں مقامی طور پر کوئی ممالیہ، نقصان دہ حشرات اور رینگنے والے جانور نہیں پائے جاتے۔ یہاں کا ایک مقامی پرندہ Cahow پہلے معدوم ہو چلا تھا مگر اب اس کی دوبارہ افزائش نسل کی گئی ہے۔

جزائر برمودہ یا مثلث برمودہ کو حادثات اور معموں کی زمین کہا جاتا ہے۔ کئی بحری اور ہوائی جہاز یہاں غرقاب ہوئے جس کی وجہ کبھی معلوم نہیں ہوسکی۔ 1977ء میں روس اور امریکہ نے ایک مشترکہ معاہدے کے تحت بھی تحقیقات شروع کی لیکن ڈیڑھ سالہ مشن بھی بے نتیجہ رہا۔

اڑن طشتریاں مختصراً UFOs کہلاتی ہیں یعنی Unidentified Flying Objects۔ گویا یہ ایک غیر شناخت شدہ اڑتی ہوئی شئے ہے جسے دنیا کے کئی حصوں میں کثرت سے دیکھا گیا ہے۔ ان کی مختلف شکلیں اور سائز ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھنے سے متعلق سب سے زیادہ رپورٹس برمودہ ٹرائی اینگل سے ملی ہیں۔ مثلاً پیورٹو ریکو میں 1976ء میں اتنے تسلسل سے اڑن طشتریاں آسمان پر نمودار ہوئیں کہ ہائی وے پر ٹریفک جام ہوکر رہ گیا اور TV پریس اور ریڈیو کے سینکڑوں نمائندے رات کے وقت آسمان پر ان کے کرتب دیکھنے کے لئے جمع ہوگئے۔ یہ مظاہرہ ایک مخصوص علاقے میں بار بار ہوتا رہا اور اسے ہزاروں لوگوں نے دیکھا۔ تین ماہ تک اس علاقے میں اڑن طشتریوں کے پورے پورے بیڑے بار بار نمودار ہوتے رہے۔ اپنے دونوں جانب سے روشنی کی شعاعیں پھینکتیں، ایک ہزار فٹ جتنی کم بلندی پر ایک خاص فارمیشن میں اڑتیں، 90 ڈگری کے زاویے پر گھوم جاتیں، اور فضا میں معلق ہو جاتیں جیسے ان کا وجود ہی نہیں تھا۔

ایک اور علاقہ جہاں UFOs بکثرت دیکھی گئی ہیں Arecibo کا ہے جہاں امریکی حکومت نے ایک بہت بڑی ریڈیائی دوربین نصب کر رکھی ہے۔

جب جزائر غرب الہند (West Indies) کا علاقہ دریافت کیا گیا تو برمودہ ٹرائی اینگل ایک خطرناک اور پُراسرار علاقہ بلکہ ’’موت کی وادی‘‘ بنا ہوا تھا۔ اولین سپینی بحری کپتانوں (جن کی ابتداء کولمبس سے ہوتی ہے) کی سمندری سفر کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقے میں غیر معمولی برقی مقناطیسی یا کسی اور قسم کی حیرت انگیز قوتیں موجود ہیں۔

کولمبس اپنے پہلے بحری سفر کے دوران خشکی پر پہنچنے سے پہلے ہی ایک فوق العقل تجربے سے دوچار ہو گیا تھا۔ سب سے پہلے اس نے بہاماز میں ’’چمکتے پانیوں‘‘ (Glowing waters) کا منظر دیکھا پھر اس نے آگ کے گولے جیسی کوئی چیز دیکھی جس نے اس کے اپنے جہاز کے گرد کئی چکر لگائے اور پھر سمندر میں غوطہ لگا کر غائب ہوگئی۔ اس وقت اس کے ملاح جو پہلے ہی سفر جاری رکھنے کے خلاف تھے اور بغاوت پر تلے ہوئے تھے یہ منظر دیکھ کر سراسیمہ ہوگئے اور اس سفر کی نحوست پر ان کا شک یقین میں بدل گیا۔ جہاز ران بھی اپنے کمپاس کو پورے دائرے میں گردش کرتا ہوا دیکھ کر دہشت زدہ تھے اور ملاحوں کو مزید مشتعل کرنے کا سبب بن رہے تھے۔

پھر اس علاقے میں چند اور ایسے ہی حیرت انگیز واقعات پیش آئے تھے جس کی وجہ سے یہ علاقہ منحوس اور خوفناک مشہور ہوگیا تھا۔

ستمبر 1494ء میں کولمبس نے Haiti santo Domingo کے ساحلوں سے دُور ایک سمندری عفریت دیکھا جسے اس نے طوفان کی تنبیہ جانا اور اپنے جہاز کو بچالے گیا۔ جون 1494ء میں ایک غیر معمولی بھنور نے اس کے تین جہازوں کو پہلے ہی ڈبو دیا تھا اور اس کے اپنے الفاظ یوں ہیں: ’’سمندر بالکل پرسکون تھا۔ طوفان کا شائبہ تک نہ تھا۔ پھر بھی جہازوں کو گویا کسی عظیم غیر مرئی قوت نے تین چار مرتبہ اٹھا اٹھا کر اور گھما گھما کر پٹخا اور آخرکار وہ تہہ میں بیٹھ گئے۔‘‘

مئی 1502ء میں ایک اور سمندری مہم کے دوران طوفان کا اندازہ لگا کر کولمبس نے ہسپانیہ کے گورنر سے استدعا کی کہ سانتو ڈومنگو کی بندرگاہ پر اپنے جہاز لنگر انداز کرنے کی اجازت دی جائے۔ ساتھ ہی اس نے گورنر بوب ڈیلا (Boob Dilla) کو خبردار بھی کیا کہ ان تیس بادبانی جہازوں کو جن پر خزانہ تھا سپین کے لئے روانہ ہونے سے روک لیا جائے مگر گورنر نے اس کی تنبیہ پر توجہ نہ دی۔ نتیجہ میں اس کے خزانے سے لدے ہوئے چھبیس جہاز اچانک آنے والے شدید طوفان کی نذر ہو گئے۔ مگر اس مقام کے جائزہ سے اندازہ ہوتا تھا جیسے وہاں ایک خوفناک بحری جنگ لڑی گئی تھی۔ کیونکہ ’’لگتا تھا جیسے مسلسل بمباری کی وجہ سے فضا میں جلے ہوئے بارود کی بُو رچی ہوئی ہو‘‘۔

چھ ماہ بعد خزانے سے لدے ہوئے سترہ جہازوں کا ایک اور بحری بیڑا اچانک آنے والے طوفان میں غائب ہوگیا مگر اس کے غائب ہونے کی تمام علامات ایسی ہی تھیں جیسے آج کے دور میں غیر معمولی برقی مقناطیسی اثرات کے سبب غائب ہونے والے جہازوں کی تھیں۔ بلاشبہ کولمبس اپنی غیر معمولی اور اعلیٰ ترین جہاز رانی کی صفات کی وجہ سے ان طوفانوں کے شکار ہونے سے محفوظ رہا۔ لیکن بادشاہ کے ظلم و ستم کا شکار ہوگیا جس نے اس پر بدانتظام مفرور اور لالچی اور ضرورت سے زیادہ عاقل و فہیم ہونے کا الزام لگایا تھا۔ اس عظیم مہم جو کے اس حیرت ناک انجام کو دیکھ کر آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ برمودہ ٹرائی اینگل کے سلسلے کا یہ پہلا تاریخی المیہ تھا۔

اعتذار و تصحیح

ہفت روزہ ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ 17 ستمبر 2010ء کے ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کے تیسرے کالم کے تیسرے پیرا کا آغاز یوں ہوتا ہے:

’’حضرت رسول بی بی صاحبہؓ کی 1985ء میں اچانک وفات ہوگئی‘‘۔

یہ فقرہ نامکمل شائع ہوگیا ہے۔ براہ کرم اس فقرہ کو یوں پڑھا جائے: ’’حضرت رسول بی بی صاحبہؓ کے ایک بیٹے کی 1985ء میں اچانک وفات ہوگئی جس پر آپؓ نے صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا‘‘۔

جیسا کہ مذکورہ مضمون کے آخر میں درج ہے کہ حضرت رسول بی بی صاحبہؓ کی وفات 30 جنوری 2000ء کو ہوئی۔

الاسلام ڈاٹ آرگ پر دی جانے والی کاپی میں یہ غلطی دُور کردی گئی ہے۔ قارئین اخبار اس غلطی پر معذرت قبول فرمائیں اور اپنی اخبار میں تصحیح فرمالیں۔

(مرتب)

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

8th October 2010 – 14th October 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273

Friday 8th October 2010

00:00	MTA World News & Khabranama
00:40	Tilawat
00:50	Insight & Science and Medicine Review
01:30	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 20th December 1994.
02:35	Historic Facts
03:10	MTA World News & Khabranama
03:40	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:15	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st December 1994.
05:20	Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Historic Facts
06:55	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:25	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:30	Siraiki Service
09:10	Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 18th May 1994.
10:20	Indonesian Service
11:10	Seerat Sahabiyat-e-Rasool
12:00	Live Friday sermon
13:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
13:25	Zinda Log
13:55	Bengali Service
15:00	Real Talk
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15	Friday Sermon [R]
17:20	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 11th June 2006.
18:05	MTA World News
18:30	Live Arabic Service
20:30	Friday Sermon [R]
21:40	Insight & Science and Medicine Review
22:25	MTA Variety
22:55	Reply to Allegations [R]

Saturday 9th October 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat
00:45	International Jama'at News
01:15	Liqa Ma'al Arab: rec. on 21st December 1994.
02:15	MTA World News & Khabarnama
02:50	Friday Sermon: rec. on 8th October 2010.
03:55	Zinda Log
04:25	Rah-e-Huda
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	International Jama'at News
07:10	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:40	Huzoor's Jalsa Salana Address
08:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 10th February 1984.
09:35	Friday Sermon [R]
10:45	Indonesian Service
11:45	Tilawat
11:55	Zinda Log
12:35	Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:40	Bangla Shomprochar
14:45	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
15:45	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:05	Live Rah-e-Huda
17:45	MTA World News
18:05	Yassarnal Qur'an
18:30	Live Arabic Service
20:20	International Jama'at News
20:55	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
21:55	Rah-e-Huda [R]
23:25	Friday Sermon [R]

Sunday 10th October 2010

00:40	MTA World News & Khabarnama
01:15	Tilawat
01:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 27th December 1994.
02:30	Khabarnama: daily news in Urdu.
02:50	Friday Sermon: rec. on 8th October 2010.
04:00	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:30	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
07:30	Zinda Log
07:50	Faith Matters
08:55	Huzoor's Jalsa Salana Address
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon.
11:55	Tilawat
12:10	Dars-e-Hadith
12:20	Yassarnal Qur'an
12:35	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55	Bengali Service
13:55	Friday Sermon [R]
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
16:10	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30	Faith Matters [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Live Arabic Service
20:35	MTA Variety
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:25	Ashab-e-Ahmad
23:55	MTA World News

Monday 11th October 2010

00:10	Khabarnama: daily news in Urdu.
00:25	Tilawat
00:40	Yassarnal Qur'an
00:55	International Jama'at News
01:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
01:45	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th December 1994.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:35	Friday Sermon: rec. on 8th October 2010.
04:35	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th November 1998.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:10	Zinda Log
07:40	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:45	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th November 1998.
09:50	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 30th July 2010.
11:05	Jalsa Salana Speeches
11:45	Tilawat
11:55	International Jama'at News
12:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:05	Bangla Shomprochar
14:10	Friday Sermon: rec. on 25th September 2009.
15:10	Jalsa Salana Speeches [R]
16:05	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25	Rah-e-Huda
18:05	MTA World News
18:35	Arabic Service
19:40	Liqa Ma'al Arab: rec. on 3rd January 1995.
20:45	International Jama'at News
21:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:20	Jalsa Salana Speeches [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Tuesday 12th October 2010

00:10	MTA World News & Khabarnama
00:40	Tilawat
00:50	Insight & Science and Medicine Review
01:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 3rd January 1995.
02:30	MTA World News & Khabarnama
03:05	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th November 1998.
04:05	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:40	Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Science and Medicine Review & Insight
07:00	Zinda Log
07:30	MTA Variety
08:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:05	Question and Answer Session: recorded on 13th December 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 27th November 2009.
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55	Science and Medicine Review & Insight
12:55	Bangla Shomprochar
14:30	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 29th June 2003.
15:15	Historic Facts
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 8th October 2010.
20:35	Science and Medicine Review & Insight
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:10	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
22:40	MTA Variety
23:05	Real Talk

Wednesday 13th October 2010

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat
00:55	Yassarnal Qur'an
01:15	Dars-e-Malfoozat
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th January 1995.
02:35	Learning Arabic: lesson no. 20.
03:00	MTA World News & Khabarnama
03:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:00	Question and Answer Session: recorded on 13th December 1998.
04:50	MTA Variety
05:30	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 29th June 2003.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Art Class: with Wayne Clements.
07:05	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:25	MTA Variety
08:25	Question and Answer Session: recorded on 5th May 1984.
09:30	Indonesian Service
10:30	Swahili Service
11:35	Tilawat
11:45	Zinda Log
12:10	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 11th April 1986.
12:55	Bangla Shomprochar
14:00	Huzoor's Jalsa Salana Address
14:45	Rah-e-Huda
16:15	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:45	Faith Matters
18:00	MTA World News
18:20	Arabic Service
19:30	Real Talk
20:10	Dars-e-Hadith
20:30	MTA Variety [R]
21:25	Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
22:15	From the Archives [R]
23:10	MTA World News & Khabarnama
23:45	Tilawat & Dars-e-Hadith

Thursday 14th October 2010

00:20	Liqa Ma'al Arab: rec. on 7th March 1995.
01:25	Huzoor's Jalsa Salana Address
02:15	MTA World News
02:30	MTA Variety
03:30	Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
03:55	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 11th April 1986.
04:40	Art Class: with Wayne Clements.
05:10	Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
07:10	Zinda Log
08:05	Faith Matters
09:10	English Mulaqat: question and answer session with Huzoor and English speaking guests, recorded on 14th May 1994.
10:20	Indonesian Service
11:20	Pushto Service
12:00	Tilawat
12:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00	Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, rec. on 8th October 2010.
14:05	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th December 1994.
15:20	Masih Hindustan Main [R]
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30	Dars-e-Malfoozat
16:50	English Mulaqat [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	Faith Matters [R]
21:40	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:45	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 01 October , 2010 | Issue No. 40

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے تاریخی اور تاریخ ساز دورۂ آئرلینڈ کی مختصر رپورٹ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلی بار آئرلینڈ میں ورود مسعود۔ ائرپورٹ پر VIP استقبال۔

ڈبلن میں جماعت احمدیہ آئرلینڈ کے مشن ہاؤس ''بیت الاحد'' میں تشریف آوری۔ احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال اور شرف مصافحہ

(آئرلینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

14 ستمبر 2010ء بروز منگل:

آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اور خصوصًا جماعت احمدیہ آئرلینڈ (Ireland) کی تاریخ میں ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور مبارک دن ہے۔

آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عیسائیت کے گڑھ ملک آئرلینڈ میں خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے تعمیر کی جانے والی جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ''مسجد مریم'' کا سنگ بنیاد رکھنے اور اس ملک کے باشندوں کو خدائے واحد کی طرف بلانے اور اسلام کی حقیقی اور خوبصورت اور پُر امن تعلیم کا پیغام دینے کے لئے آئرلینڈ کا یہ پہلا سفر اختیار فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ روانگی کے لئے دوپہر بارہ بج کر چھ منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے مسجد فضل کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیتھرو ائرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ ائرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نائب امیر یوکے۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب دفتر تبشیر، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے اور دیگر جماعتی عہدیداران اور خدام قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور نے ائرپورٹ کے اندر جانے سے قبل ان سب احباب کو السلام علیکم کہا اور ائرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے لئے ائرلائن کے سپیشل لاؤنج میں قیام فرمایا۔

تین بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز میں سوار ہوئے اور ائر آئرلینڈ کی پرواز Air Lingus کی فلائٹ IE 165 ساڑھے تین بجے ہیتھرو ائرپورٹ لندن سے آئرلینڈ کی ائرپورٹ ڈبلن (Dublin) کے لئے روانہ ہوئی۔ وقت کی مناسبت سے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جہاز میں ہی ادا فرمائیں۔

آئرلینڈ کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجے جہاز ڈبلن کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا اور یوں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی بار آئرلینڈ کی سرزمین پر پڑے اور آئرلینڈ کی یہ زمین بھی ان خوش نصیب زمینوں میں شامل ہو گئی جو حضور انور کے مبارک وجود سے فیضیاب ہوئیں اور ان زمینوں پر فتوحات کے نئے دروازے کھولے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز ٹیکسی کرتا ہوا اپنی مخصوص جگہ پر آکر پارک ہوا۔ مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ اور مکرم ابراہیم نونن صاحب مبلغ سلسلہ آئرلینڈ نے جہاز کی سیڑھیوں پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ایک خاص پروٹوکول کے انتظام کے تحت ائرپورٹ انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے ایک سپیشل گاڑی اور قافلہ کے ممبران کے لئے دو گاڑیاں جہاز کی سیڑھیوں کے پاس کھڑی کی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور ائرپورٹ پولیس حضور انور کی گاڑی کو Escort کرتے ہوئے VIP لاؤنج کے گیٹ تک لائی۔ حضور انور لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں آئرلینڈ جماعت کے نائب نیشنل صدر مکرم ڈاکٹر ہمایوں ملک صاحب، صدر مجلس انصاراللہ ڈاکٹر طارق چیمہ صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ فضل الرحمٰن بٹ صاحب، پریس سیکرٹری مکرم عمران احمد صاحب اور سیکرٹری امور عامہ ڈاکٹر مشہود احمد صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور ایک طفل عزیزم صباح الدین نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ مکرمہ طیبہ مشہود صاحبہ اور حلقہ ایسٹ آئرلینڈ کی صدر لجنہ مکرمہ ساجدہ علیم صاحبہ نے VIP لاؤنج میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا اور ایک بچی عزیزہ فائزہ مقبول نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

امیگریشن کی کارروائی VIP لاؤنج میں ہی ہوئی اور ایک امیگریشن آفیسر نے یہاں آکر چند منٹوں میں پاسپورٹ Stamp کر دئے۔ امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لاؤنج کے اس خاص دروازہ سے ائرپورٹ سے باہر لایا گیا جو صرف انتہائی خصوصی اہمیت کے حامل مہمانوں اور Dignitaries کے لئے مختص ہے۔ اس دروازہ کے ساتھ ہی حضور انور کی گاڑی کھڑی کی گئی تھی۔

ائرپورٹ سے روانہ ہو کر شام چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل Clarion پہنچے۔ یہ ہوٹل ڈبلن شہر کے علاقہ Wiseey Valley میں واقع ہے۔ ڈبلن میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کے قیام کا انتظام اسی ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

ہوٹل کے بیرونی احاطہ میں ڈبلن (Dublin) اور گالوے (Galway) کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جن میں مرد و خواتین اور بچے بوڑھے شامل تھے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ بچے اور بچیاں علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ ہر چھوٹا بڑا اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ ایک طفل عزیزم عبدالباسط جنجوعہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ایک بچی عزیزہ سبیکہ حسن نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

بیت الاحد (ڈبلن) میں ورود مسعود

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ہوٹل میں اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ آئرلینڈ کو اپریل 2010ء میں ملک کے دارالحکومت ڈبلن شہر کے مغربی حصہ Lucan میں ایک عمارت بطور مشن ہاؤس دو لاکھ 80 ہزار یورو میں خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ اس عمارت کا نچلا حصہ نماز سینٹر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ والا ملحقہ مکان کرایہ پر حاصل کیا گیا ہے جو لجنہ کے لئے نماز سینٹر اور دفاتر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

پروگرام کے مطابق شام سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے اور پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد آٹھ بجے مشن ہاؤس تشریف آوری ہوئی۔ جہاں صدر جماعت ڈبلن ڈاکٹر ہمایوں ملک صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور نچلے حصہ کا معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر موجود سبھی احباب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرف مصافحہ سے نوازا۔ اور باری باری ہر ایک سے اس کا تعارف حاصل کیا اور کام وغیرہ کے بارہ میں پوچھا۔

مشن ہاؤس میں ایک چھوٹی سے لائبریری بھی قائم کی گئی ہے۔ حضور انور نے سیکرٹری صاحب اشاعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ قادیان سے بھی کتب منگوائیں۔ پہلے وہاں سے شائع ہونے والی کتب کی لسٹ منگوائیں جس سے آپ کو علم ہو جائے گا کہ کون کون سی کتب وہاں شائع ہوئی ہیں پھر آرڈر دے کر وہاں سے یہ کتب منگوائیں اور لائبریری میں رکھیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور اپنے پیارے آقا کو انتہائی قریب سے دیکھنے کی سعادت پائی۔ ہر ایک چھوٹا بڑا خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ آج ان کی زندگیوں میں پہلی بار یہ دن آیا کہ ان کا پیارا آقا ان میں رونق افروز تھا۔ ہر ایک برکتیں سمیٹ رہا تھا۔

یہاں سے واپس ہوٹل کے لئے روانہ ہونے سے قبل مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب نیشنل صدر جماعت آئرلینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس مشن ہاؤس کا نام رکھنے کی درخواست کی۔ اس پر کچھ توقف کے بعد حضور نے فرمایا، اس کا نام ''بیت الاحد'' رکھ لیں۔ نیز حضور انور نے فرمایا یہاں ڈبلن میں جماعت گالوے (Galway) سے نسبتًا بڑی ہے۔ گالوے میں آپ مسجد بنا رہے ہیں اب بعد میں یہاں ڈبلن میں بھی مسجد بنائیں۔ جس پر صدر صاحب نے عرض کیا کہ حضور ہم یہاں بھی انشاء اللہ العزیز مسجد بنائیں گے اور ملک کا دارالحکومت ہونے کی وجہ سے یہاں بڑی مسجد بنائیں گے۔

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں